نمبر ۱۴۰ | مورخہ ۹ صفر سنہ ۱۳۵۳ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۴ مئی سنہ ۱۹۳۴ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۲۲ مئی بوقت ۵ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی صحت پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ سر اور گلے میں درد کی شکایت نہیں ٭

۲۰ مئی بجٹ کمیٹی نے جس میں باہر کے بھی بعض اصحاب شریک تھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر بجٹ پر غور کیا۔ اور بجٹ آخری منظوری کے لئے حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا ٭

جناب مفتی محمد صادق صاحب ناظر امور خارجہ نے ۲۰ مئی سے تین ماہ کی رخصت لی ہے۔ قائم مقام ناظر خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب مقرر ہوئے ہیں۔

۲۱ مئی بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں جناب سیٹھ ابوبکر یوسف جمال صاحب آف جدہ نے ذکر حبیب پر تقریر فرمائی ٭

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مسلمانوں کیلئے فخر اور ناز کا موقع

"یہ خدا کا فضل ہے۔ جو اسلام کے ذریعہ مسلمانوں کو ملا۔ اور اس کے فضل کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لے کر آئے جس پہلو سے دیکھو۔ مسلمانوں کو بہت بڑے فخر اور ناز کا موقعہ ہے۔ مسلمانوں کا خدا پتھر۔ درخت۔ حیوان ستارہ یا کوئی مردہ انسان نہیں ہے۔ بلکہ وہ قادر مطلق خدا ہے۔ جس نے زمین و آسمان کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے۔ پیدا کیا۔ اور حی و قیوم ہے۔ مسلمانوں کا رسول وہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہے جس کی نبوت اور رسالت کا دامن قیامت تک دراز ہے۔ آپ کی رسالت مردہ رسالت نہیں۔ بلکہ اس کے ثمرات اور برکات تازہ بتازہ ہر زمانہ میں پائے جاتے ہیں۔ جو اس کی صداقت اور ثبوت کی ہر زمانہ میں دلیل ٹھیرتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت بھی خدا تعالےٰ نے ان ثبوتوں اور برکات اور فیوض کو جاری کیا ہے۔ اور مسیح موعود کو بھیج کر نبوت محمدیہ کا ثبوت آج بھی دیا ہے۔ اور پھر اس کی دعوت ایسی عام ہے۔ کہ کل دنیا کے لئے ہے قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ اور پھر فرمایا۔ ما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین۔ کتاب دی۔ تو ایسی کامل اور ایسی محکم اور یقینی کہ لا ریب فیہ اور فیہ کتب قیمۃ اور آیات محکمات۔ قول فصل۔ میزان مہیمن۔ غرض ہر طرح سے کامل اور مکمل دین مسلمانوں کا ہے۔ جس کے لئے الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا کی مہر لگ چکی ہے۔ پھر کس قدر افسوس ہے مسلمانوں پر کہ وہ ایسا کامل دین جو رضا الٰہی کا موجب اور باعث ہے۔ رکھ کر بھی بے نصیب ہیں۔ اور اس دین کے برکات اور ثمرات سے حصہ نہیں لیتے۔ بلکہ خدا تعالےٰ نے جو ایک سلسلہ ان برکات کو زندہ کرنے کے لئے قائم کیا۔ تو اکثر انکار کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور لست مرسلا اور لست مومنا کی آوازیں بلند کرنے لگے ٭

(الحکم ۲۴ مئی سنہ ۱۹۰۳ء)

جلسے: مندرجہ ذیل جگہ جلسے ہوتے تجویز ہوئے ہیں۔ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ میں ۲۵ تا ۲۷ مئی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں ۲۵ تا ۲۷ مئی۔ گھونیوال ضلع امرتسر میں ۲۸ تا ۳۰ مئی ٭ تمام ارد گرد کی جماعتوں کو چاہئے۔ کہ ان جلسوں میں شامل

تبلیغی رپورٹ

الحرکۃ الاحمدیّۃ فی الدیار العربیّۃ

نومبائعین

عرصہ زیر رپورٹ میں چار شخص داخلِ سلسلہ ہوئے (۱) الشیخ عبد القادر الحاج عبد اللہ۔ یہ دوست تعلیم یافتہ اور تجارت پیشہ ہیں۔ حیفا سے تیس میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں میں دوکانداری کرتے ہیں۔ اور عرصہ دو سال کی تحقیقات و مطالعہ کے بعد داخل جماعت ہوئے ہیں (۲) محمد نجیب افندی (۳) حسین احمد افندی ابو العزم (۴) احمد افندی شاہین الرازی۔ یہ ہر سہ احباب قاہرہ مصر سے جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ ایک صاحب کلرک اور دو آزاد پیشہ ور ہیں۔ دُعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ سب کو استقامت اور اخلاص عطا فرمائے۔ آمین۔

یوم التبلیغ

چار مارچ کو قریباً تمام احباب جماعت نے تبلیغ میں حصہ لیا۔ دوستوں کو آٹھ وفدوں کی صورت میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔ الشیخ عبد الرحمٰن اور الشیخ سلیم کو تین گاؤں میں بھیجا گیا۔ ایک کیتھولک پادری کے مکان پر بھی گئے۔ تا اس سے گفتگو کریں۔ مگر اس نے کہا۔ کہ میں آپ لوگوں سے گفتگو کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ حیفا اور کبابیر کے دوستوں کے سات وفد شہر کے مختلف حصوں کے لئے مقرر کئے گئے۔ جنہوں نے اپنے اپنے حلقہ میں حق تبلیغ ادا کیا۔ یہودیوں اور عیسائیوں میں ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اسلام کی دعوت دی۔ اس موقعہ پر کل ٹریکٹ عبرانی اور عربی چار صد پندرہ تقسیم کئے گئے۔ خاکسار مع ایک نوجوان اول ایک یہودی تعلیم یافتہ کے پاس گیا۔ ۱½ گھنٹہ تک اس سے گفتگو جاری رہی۔ اس نے اقرار کیا۔ کہ فی الواقعہ تورات کی ان پیشگوئیوں کا صحیح انطباق صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہی ہوتا ہے۔ وہاں سے فارغ ہو کر میں چند عیسائی دوستوں کے مکانات پر گیا۔ کئی پادریوں سے ملاقات کی۔ عصر کے بعد عیسائیوں کی ایک پارٹی کو تبلیغ کی۔ شام کے وقت بعد نماز مغرب جرمن مشن میں گیا۔ انچارج مشن نے کہا۔ کہ آج خوش قسمتی سے ہالینڈ سے ایک بڑا پادری آیا ہے۔ ۲ گھنٹہ تک اس سے گفتگو ہوئی۔ چونکہ وہ جرمنی کے سوا کوئی زبان نہ جانتا تھا۔ اس لئے انچارج جرمن مشن ترجمان تھے۔ میں نے یوحنا باب ۱۷۔ آیت ۳۔ کی تفسیر دریافت کی۔ اور اس کے ذریعہ الوہیت مسیح کا ابطال کیا۔ ادھر اُدھر کی باتوں کے بعد پادری صاحب ہالینڈی کہنے لگے۔ کہ دراصل الوہیت مسیح کا مسئلہ عقل سے نہیں سمجھا جا سکتا۔ آپ مان لیں۔ کہ سب لوگ ہی گنہگار ہیں۔ اور بجز خداوند یسوع مسیح کے کوئی نجات نہیں دے سکتا۔ کیونکہ وہ صلیب پر مر گیا۔ میں نے کہا۔ کہ مسیح کے علاوہ از رُوئے بائیبل اور بھی بہت سے لوگ بے گناہ ہیں۔ جیسا کہ یوحنا بپتسمہ دینے والا۔ زکریا اور اس کی بیوی۔ دانیال نبی صموئیل وغیرہم۔ باقی مسیح کا صلیب پر مر جانا بھی غلط ہے۔ اس کی وجوہات بیان کیں۔ انچارج مشن نے اپنے ممدوح کی بے چارگی کو خوب محسوس کیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ دراصل یہ مناظر نہیں آپ کو مناظرات کی مشق ہے۔ آخرکار میں نے اسے اسلامی نقطۂ نگاہ اور احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اور اسے دعوتِ اسلام دی۔ اس نے وعدہ کیا۔ کہ میں اسلام کا بغور مطالعہ کروں گا۔ یوم التبلیغ کے موقعہ پر احباب مصر نے بھی فریضۂ تبلیغ پورے طور پر ادا کیا۔ مختلف ٹریکٹ تقسیم کئے۔ برادرم السید منیر افندی ایک گرجا میں گئے۔ جہاں ایک پادری صاحب کا لیکچر نجات کے مضمون پر مقرر تھا۔ انہوں نے لیکچر سے پیشتر عیسائیوں میں کچھ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اور ان کو دعوت اسلام دی۔ لیکچرار نے سوالات کا موقعہ دیا۔ تو برادرم منیر افندی نے سوالات کئے۔ اور اسلامی نجات کو پیش کیا۔ پادری صاحب نے جواب کی بجائے ٹال دیا۔ اور کہا۔ کہ دراصل یہ مجلس مناظرہ نہیں ہے۔ حاضرین پر خاص اثر تھا۔ اور انہوں نے بڑے اصرار سے ہمارے ٹریکٹ لئے۔

انفرادی تبلیغ

قاہرہ۔ دمشق۔ حمص۔ بغداد اور برجا کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ احباب جماعت انفرادی تبلیغ کا حق ادا کر رہے ہیں۔ حمص میں خالد سے دوست [illegible] تبادلۂ خیالات ہوا۔ پادری صاحب نے لاجواب ہو کر اور ازراہ تعصب ان کی شکایت افسر علاقہ سے کر دی۔ کہ اس سے فساد کا خطرہ ہے۔ جس پر حاکم کی طرف سے بلا وجہ ان کو وارننگ کر دی گئی۔ حیفا میں بھی انفرادی تبلیغ جاری ہے۔ انصار اللہ کی سکیم اسی ہفتہ سے حیفا۔ اور کبابیر میں از سر نو جاری کر دی گئی ہے۔ اکثر احباب اپنے وقت کا ایک حصہ تبلیغ میں صرف کرتے ہیں۔ ایک دوکان پر ایک مسلمان نوجوان نے جو بہائیت سے متاثر تھا۔ ایک بہائی کی موجودگی میں مجھ سے بہائی مذہب کی حقیقت دریافت کی۔ میں نے کہا۔ کہ دراصل یہ تحریک تخریب اسلام اور اباحت کا دروازہ کھولنے کے لئے جاری کی گئی ہے۔ وہ کہنے لگا۔ نہیں۔ بہائی تو مسلمان ہیں۔ وہ قرآن مجید کو مانتے ہیں۔ میں نے کہا۔ کہ یہ درست نہیں۔ بہائی قرآن پاک کو اسی طرح مانتے ہیں جس طرح ہم لوگ تورات اور انجیل کو مانتے ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ دونوں کتابیں اب زندہ شریعت نہیں۔ اسی طرح بہائیوں کے نزدیک قرآنی شریعت زندہ شریعت نہیں۔ بلکہ منسوخ ہے۔ اب ان کی نئی شریعت ہے۔ جس کا نام کتاب الاقدس ہے۔ مگر چونکہ قرآن پاک کی بے مثل تعلیمات کے سامنے کوئی دوسری شریعت ٹھہر نہیں سکتی۔ اس لئے بہائی لوگ اپنی شریعت کو چھپاتے ہیں۔ اس کی اشاعت نہیں کرتے۔ پھر میں نے شریعت بہاء کے بعض احکام بیان کئے۔ بہائی دوست جن سے مجھے تعارف بعد میں ہوا۔ بہت ناراض ہوئے۔ اور کہنے لگے میں ابھی فلاں دوکاندار سے کتاب اقدس خرید دیتا ہوں۔ میں نے کہا بہت اچھا چلئے۔ راستہ میں انہوں نے گریز کرنا چاہا۔ لیکن میں ان کو اس دکان پر لے گیا۔ پوچھا گیا۔ کہ کیا تمہارے پاس کتاب اقدس ہے۔ یا تم نے یہ کتاب بیچی ہے۔ اس نے کہا۔ ہرگز نہیں۔ اس پر بہائی دوست بہت شرمندہ ہوئے۔ اور اسی حالتِ ندامت میں یہ کہتے ہوئے چل دیئے۔ کہ ابھی آپ لوگوں کی عقلیں اس کتاب کو سمجھنے کے قابل نہیں۔ اس لئے بہائی اسے چھپاتے ہیں۔

بغداد سے اخویم معراج الدین صاحب حاجی عبد اللہ صاحب اور دیگر احباب جماعت کی انفرادی تبلیغی کوششوں کے ذکر میں تحریر کرتے ہیں۔ کہ بھائی رحیم داد صاحب موٹر ڈرائیور جو عرصہ سے ان کے زیر تبلیغ تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے داخلِ سلسلہ ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت عطا فرمائے۔

ایک تبلیغی سفر

عکا سے ۲۰-۲۵ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں الکابری ہے۔ اس کے رئیس سے بذریعہ تحریر تعارف تھا۔ اس کو اور اہل دیہہ کو احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے یکم اپریل بروز اتوار خاکسار۔ الشیخ احمد المصری۔ اور الشیخ عبد الرحمٰن البرجادی اس گاؤں میں گئے۔ رئیس مذکور نہایت خوش اخلاقی سے پیش آیا۔ بہت روشن خیال شخص ہے۔ احمدیت کے ہر خصوصی عقیدہ پر باہمی تبادلۂ خیالات کے بعد ہر عقیدہ کی تصدیق کی۔ حاضرین جن میں دو شخص اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے۔ احمدیت کی تعلیم سے بہت خوش تھے۔ آخر قرار پایا۔ کہ رئیس مذکور کسی لائق عالم کو بلائینگے۔ اور پھر دونوں فریق کی گفتگو سنینگے۔ چند دن کے بعد ان کا خط آیا۔ کہ مناظرہ مجوزہ کے لئے علماء کی خواہش ہے۔ کہ عکا میں ہو۔ کیا آپ کو منظور ہے۔ میں نے اسے قبول کیا۔ اب ان کا مکتوب موصول ہوا ہے۔ کہ عکا کے جس بڑے عالم کو مناظر مقرر کیا گیا ہے۔ وہ ابھی بیمار ہے۔ اس لئے بعد میں اطلاع دیجائیگی۔ میں تمام احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ دردِ دل سے اس مناظرہ کی کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں۔

تحریری تبلیغ

مختلف سوالات کے جوابات بذریعہ خطوط دیئے گئے۔ جن میں سے دمشق کے ایک تعلیم یافتہ معزز دوست کے سوالات در بارۂ اسلامی شریعت ہر زمانہ میں قابلِ عمل ہے؟ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ بصرہ سے ایک مدرس نے لٹریچر طلب کیا۔ اور لکھا ہے۔ کہ آپ کے رسالہ کا پانچواں نمبر میں نے بڑی دلچسپی سے مطالعہ کیا جو اتفاقاً میرے ہاتھ آ گیا تھا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں آرتھوڈکس عیسائیوں کی مرکزی کمیٹی عکا کے زیر اہتمام ایک عیسائی پادری نے بیت المقدس سے ہمارے ٹریکٹ (عشرون دلیلاً علیٰ بطلان لاھوت المسیح) کا جواب (کشف الغطاء) نامی ٹریکٹ میں شائع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا مفصل اور دلچسپ جواب تبین الضیاء فی الرد علیٰ کشف الغطاء شائع ہو گیا ہے۔ جو رسالہ البشارۃ کا بارھواں نمبر ہے۔ احباب کرام اس رسالہ کو خرید کر منظور فرما کر شکر گزاری کا موقعہ دیں۔

احمدیہ لائبریری

احمدیہ لائبریری کے افتتاح کے متعلق قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے اسی سلسلہ میں اتنی گذارش ہے۔ کہ احباب کتابوں کے جمع کرنے میں مساعدت فرمائیں۔ لائبریری کے لئے ایک بڑی الماری تیار کی گئی ہے۔ جن احباب نے کتابیں ارسال فرمائی ہیں۔ ان کا شکریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر بخشے۔ آمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۱۴۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۹ صفر ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۱

ریاست کشمیر کو ضروری مشورہ

سول نافرمانی کے قیدی رہا کئے جائیں اور ضبط شدہ اشیاء و جائدادیں واپس کی جائیں

کشمیر میں سول نافرمانی شروع ہونے پر ہم نے مسلمانان کشمیر کو بار بار مشورہ دیا۔ کہ وہ اس طریق عمل کو ترک کر کے اپنی جدوجہد کو آئینی حدود کے اندر رکھیں۔ تاکہ نہ تو ملک میں شورش اور فساد پیدا ہو۔ اور نہ وہ بیسے فائدہ جانی و مالی نقصانات اٹھائیں۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ مسلمانان کشمیر پر سول نافرمانی کی نامعقولیت بہت جلد واضح ہو گئی۔ اور جناب شیخ محمد عبد اللہ صاحب نے بحیثیت پریذیڈنٹ آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس اس کے بند کرنے کا اعلان کر دیا۔

جذبات میں سکون پیدا کرنے میں مشکلات

جب جذبات میں سخت ہیجان پیدا ہو چکا ہو۔ اور اس بات کا احساس انتہائی صورت اختیار کر چکا ہو۔ کہ حکومت میں شنوائی نہیں۔ اور وہ جائز حقوق تسلیم کرنے اور بے انصافیوں کو دور کرنے کے لئے تیار نہیں۔ تو بسا اوقات عاقبت اندیشی پر فوری جوش غالب آجاتا ہے۔ اور ایسے رستہ پر ڈال دیتا ہے جس میں پیش آنے والی تکالیف کی کوئی پروا نہیں کی جاتی۔ ایسی صورت میں عوام کے جذبات میں سکون پیدا کرنا۔ اور انہیں آئینی حدود کے اندر رکھنا بہت مشکل ہوتا ہے

شیخ محمد عبد اللہ صاحب کی کامیابی

لیکن باوجود اس کے کہ مسلمانان کشمیر اس مرحلہ پر پہونچ چکے تھے۔ ذمہ وار لیڈروں اور خاص کر شیخ محمد عبد اللہ صاحب نے کوشش کی۔ کہ انہیں سول نافرمانی سے باز رکھ کر فضا میں سکون پیدا کریں۔ اور اس میں انہیں غیر معمولی طور پر کامیابی حاصل ہوئی۔

ریاست کا افسوسناک رویہ

اس پر چاہیئے تھا کہ ریاست بھی مناسب طریق عمل اختیار کرتی۔ ہم نے اس طرف اسے توجہ دلاتے ہوئے لکھا بھی تھا۔ کہ فضا میں سکون پیدا کرنے کی کوشش کرنا جس طرح لیڈروں کا فرض ہے اسی طرح حکومت کا بھی ہے۔ اور جبکہ مسلمانان کشمیر نے کلیتہً سول نافرمانی ترک کر دی ہے۔ ریاست کو بھی چاہیئے۔ کہ جن لوگوں کو اس سلسلہ میں گرفتار کر کے جیل خانوں میں ڈال دیا گیا ہے۔ انہیں رہا کر دے۔ اور جن کی جائدادیں ضبط کی گئی ہیں۔ انہیں واپس دے دی جائیں۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ جہاں مسلمانان کشمیر سول نافرمانی کو ترک کر کے حکومت کے ساتھ تعاون کرنے پر متوجہ ہو رہے ہیں۔ اور باوجود یہ سمجھنے کے کہ مجوزہ اسمبلی میں ان کی نیابت کا مناسب انتظام نہیں کیا گیا۔ انتخابات میں بڑی سرگرمی سے حصہ لے رہے ہیں۔ وہاں ریاست نے انہیں تعاون کا پورا موقع دینے کے لئے تا حال کچھ نہیں کیا۔ حتیٰ کہ وہ لوگ جنہیں سول نافرمانی کے سلسلہ میں گرفتار کر کے جیل خانوں میں ڈال دیا گیا تھا۔ ان کی رہائی کا بھی کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔ اور وہ بالفاظ ایک متعصب ہندو اخبار "پرتاپ" (۱۹ - مئی) "ادہم پور جیسے گرم مقام میں پڑے سڑ رہے ہیں"۔ اسی طرح جن فلاکت زدہ لوگوں کا مال و اسباب ضبط کیا گیا اور جن کی جائدادوں پر قبضہ کر لیا گیا تھا۔ وہ بھی ابھی تک ان سے محروم ہیں۔

حکومت کی انتقام پسندی

کسی دور اندیش حکومت کے لئے قطعاً یہ مناسب نہیں کہ رعایا کے کسی طبقہ کی کسی غلطی کے باعث جو فوری جوش کے ماتحت سرزد ہو۔ وہ جذبہ انتقام کا شکار ہو کر اس قدر سخت دل ہو جائے۔ کہ جو سزا اس نے قانون کا احترام کرانے اور امن قائم رکھنے کے لئے دی ہو۔ اسے اس وقت بھی جاری رکھے۔ جبکہ قانون کا پورا پورا احترام کیا جاتا ہو۔ اور اس میں کوئی خلل نہ واقع ہو۔ کیونکہ ایسا کرنے سے یہ ظاہر ہوگا کہ حکومت نے جو تشدد اختیار کیا۔ اس کی غرض امن قائم کرنا اور انتظام بحال رکھنا نہیں۔ بلکہ رعایا کو کچلنا۔ اور اس پر یہ ظاہر کرنا ہے۔ کہ حکومت اس کا تعاون حاصل کرنے اور اسے پابند آئین بنانے کی بجائے اسے گرفتار مصائب و آلام کرنا زیادہ پسند کرتی ہے۔ اور صاف بات ہے۔ کہ یہ صورت کسی پہلو سے بھی مفید نہیں ہو سکتی۔

بھیانک مستقبل

اگر یہ سمجھ لیا جائے۔ کہ سول نافرمانی کے دوران میں ریاست کی غرض مسلمانوں کو کچلنا ہی تھی۔ اور اسی لئے ان پر انتہائی تشدد کیا گیا۔ تو مسلمانوں کے اشد ترین دشمن بھی لکھ رہے ہیں۔ کہ یہ غرض پوری ہو چکی ہے۔ چنانچہ "پرتاپ" (۱۹ - مئی) لکھتا ہے:-

"معلوم ہوتا ہے۔ کہ جموں اور کشمیر کے مسلمانوں میں دم نہیں رہا۔ گورنمنٹ نے جو معمولی سختی کی۔ اس نے ان کا کچومر نکال دیا"

ایسی حالت کے باوجود مسلمانوں کے زخمی قلوب کا اندمال کرنے کی کوشش نہ کرنا۔ اور انہیں ہمدردانہ رویہ کا یقین نہ دلانا نہایت ہی نامناسب بات ہے۔ جس کے نقصانات اور خطرات ریاست اس وقت نظر انداز کر دے۔ تو کر دے۔ جبکہ وہ سمجھتی ہے کہ اس نے مسلمانوں کا کچومر نکال کر رکھ دیا ہے۔ لیکن مستقبل انہیں نہایت ہی بھیانک شکل میں پیش کرے گا۔

عاقبت اندیشی کا تقاضا

پس عاقبت اندیشی اور دور بینی کا تقاضا یہ ہے۔ کہ حکومت مسلمانوں کے دکھے ہوئے دلوں پر اپنی ہمدردی اور خیر خواہی کا پھایا رکھ کر ان میں سکون و اطمینان پیدا کرے۔ اور انہیں موقعہ دے۔ کہ وہ اپنے قابل و ایثار پیشہ نمائندے اسمبلی میں بھیج سکیں۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ سول نافرمانی کے دوران میں جن لوگوں کو قید کیا گیا ہے۔ انہیں رہا کر دیا جائے۔ اور جن کی جائدادیں ضبط کی گئی ہیں انہیں واپس دے دی جائیں۔

اسمبلی کے متعلق مسلمانوں کی سرگرمیاں

مسلمانان کشمیر نے مجوزہ اسمبلی کو بائیکاٹ کرنے کے لئے سول نافرمانی شروع کی تھی۔ لیکن اب وہ سول نافرمانی کو ترک کر چکے ہیں اور چاہتے ہیں۔ کہ جیسی کچھ بھی اسمبلی ہے۔ اس میں اپنے نمائندے بھیجیں۔ اس کے لئے وہ پوری طرح آمادگی ظاہر کر رہے ہیں حتیٰ کہ ایسی حالت میں جبکہ ریاست نے سول نافرمانی کے قیدیوں کی رہائی کی طرف توجہ نہ کی۔ جب نامزدگی کی تاریخ (۱۲ - مئی) ختم ہونے کو آئی تو شیخ محمد عبد اللہ صاحب نے اعلان کر دیا۔ کہ جو مسلمان امیدوار کھڑے ہونا چاہیں۔ وہ حکومت کو اپنی درخواستیں بھیج دیں۔ اس پر ایک ایک نشست کے لئے کئی کئی درخواستیں بھیج دی گئیں۔ اس سے انتخابات کے متعلق مسلمانوں کی دلچسپی ظاہر ہے اور خود ریاست کو اس کا اعتراف ہے۔ چنانچہ ریاست نے انتخابات کے متعلق اپنے سرکاری اعلان میں لکھا ہے۔

"جتنی درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ مقابلہ

برآمد ہوگا۔ کشمیر کی سو نشستوں کے لئے ۵۴۔ امیدوار ہیں اور ان میں ہر ایک جماعت کا نمائندہ شامل ہے۔ جموں میں ۱۵ نشستوں کے لئے ۴۳۔ امیدوار کھڑے ہوئے ہیں جن میں سے ۹۔ امیدوار صرف ایک مسلم نشست کے لئے ہیں۔"

مسلمانوں میں قابل نمائندوں سے محرومی کا احساس

گویا مسلمانانِ ریاست کا کوئی طبقہ بھی ایسا نہیں۔ جو اسمبلی کے انتخابات میں حصہ لینے کی خواہش نہ رکھتا ہو۔ اور پوری دلچسپی کا اظہار نہ کر رہا ہو۔ لیکن باوجود اس کے ان میں یہ احساس موجود ہے۔ کہ سول نافرمانی کو بالکل ترک کر دینے کے باوجود ریاست سول نافرمانی کے قیدیوں کو رہا نہ کر کے انہیں اپنے صحیح نمائندے منتخب کرنے سے محروم کر رہی ہے۔ چنانچہ جموں کا باخبر اخبار "پاسبان" (۱۸۔ مئی) لکھتا ہے :۔

"اسمبلی کے بہترین حقدار جیلوں میں ہیں۔ جنہوں نے قوم ملک کے لئے بہتری قربانیاں کیں۔ وہ محبوس ہیں جو ملک و قوم کے بہترین نمائندے ہیں۔ وہ قید و بند کے مصائب جھیل رہے ہیں۔"

ایک طرف مسلمانانِ ریاست میں یہ احساس اور دوسری طرف مجوزہ اسمبلی کی یہ حالت جو مسلمانوں کے حقوق کے مخالفین تک تسلیم کر رہے ہیں۔ کہ اب کشمیر میں اسمبلی قائم ہوگی۔ اور ایسی ہی ہوگی۔ جیسی کہ گلانسی نے وضع کی ہے۔ اس کی دو تہ مخالفت بھی نہ ہو سکے گی۔ اگر مسلمانوں کی حق تلفی بھی ہوئی ہے۔ تو وہ قائم رہے گی۔" (پرتاپ ۱۹۔ مئی) اس امر کی امید نہیں دلا سکتی۔ کہ فضا میں سکون پیدا ہو سکے گا۔ اور ریاست ترقی کی طرف بسرعت قدم بڑھا سکے گی ؛

ریاست کو کیا کرنا چاہیئے

ریاست نے اسمبلی کے متعلق مسلمانوں کے مطالبات کو ناقابل اعتنا قرار دے کر پہلے ہی دُور اندیشی سے کام نہیں لیا۔ اور ہندوؤں کی خاطر ان کے واجبی حقوق کو نظر انداز کر دیا ہے۔ چنانچہ "پرتاپ" نے خود لکھا ہے :۔

"ہندوؤں نے سمجھا۔ کہ اس قدر زبردست مسلم اکثریت میں ہم رہ سکتے ہیں۔ تو گورنمنٹ کے سہارے۔ چنانچہ انہوں نے مسلم مطالبات کی مخالفت شروع کر دی۔ گورنمنٹ نے اقلیتوں کے دعویداروں کی رکھشا کی آڑ میں کشمیر کے مسلمانوں کو ویسا ہی دھتا بتایا ہے۔ جیسا کہ ہندوستان کی ہندو اکثریت کو"؛

لیکن باوجود اس کے مسلمان اسمبلی میں اپنے نمائندے بھیجنے پر آمادہ ہو گئے۔ اور وہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ ایسی صورت میں حکومت کو بھی چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو مسلمانوں کے جذبات و احساسات کا لحاظ رکھے اور جبکہ اس کا کچھ بھی حرج نہیں۔ اسے سول نافرمانی کے قیدیوں کو فوراً رہا کر دینا چاہیئے۔ نیز جن لوگوں کا مال و اسباب یا جائداد ضبط کی گئی ہیں۔ انہیں واپس دے دینی چاہئیں۔ مسلمانوں کی غربت اور فلاکت پہلے ہی انتہا کو پہونچی ہوئی ہے۔ اور ان کی تھوڑی سی بہت جائداد یا مال و اسباب کا ضبط ہو جانا نہایت ہی اندیشناک حالت پیدا کر رہا ہے۔ ایسی خوفناک جو ریاست کے لئے بھی خوشکن نہیں ہو سکتی۔ پس ہم نہ صرف مسلمانوں کی حالت زار کے پیش نظر بلکہ ریاست کے مفاد کے لحاظ سے بھی یہ مشورہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ سول نافرمانی کے قیدیوں کو جلد سے جلد رہا کر دیا جائے ؛

حکومتِ ہند کی مثال

اس بارے میں ریاست کے سامنے حکومتِ ہند کی مثال موجود ہے۔ برطانوی ہند میں عاقبت نا اندیش اور شورش پسند عنصر نے سول نافرمانی کو جس انتہا تک پہونچایا۔ اس کے عشر عشیر کو بھی ریاست کی سول نافرمانی نہیں پہونچ سکی۔ لیکن باوجود اس کے کہ حکومت سول نافرمانی کی تحریک جاری ہوتے ہوئے ان قیدیوں کو ہر وقت آزاد کرنے پر آمادہ رہی۔ جو سول نافرمانی سے علیٰحدگی کا اظہار کرتے۔ اور آزاد کرتی رہی ہے۔ اب اگر اسے پوری طرح یقین دلا دیا جائے۔ کہ سول نافرمانی ختم کر دی گئی ہے۔ تو وہ سول نافرمانی کے مرتکب تمام قیدیوں کی رہائی کے متعلق غور کرنے کے لئے تیار ہے اور اس کا اظہار کر چکی ہے۔ ریاست میں جبکہ سول نافرمانی قطعاً بند کر دی گئی ہے۔ تو پھر کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ کیوں قیدیوں کو رہا نہ کر دیا جائے۔ اور کیوں ضبط شدہ اموال واپس نہ کر دیئے جائیں۔ اس وقت موقعہ ہے۔ کہ ریاست مسلمانوں کے متعلق معمولی سی ہمدردی کا ثبوت پیش کر کے ان کے جذبات میں سکون پیدا کرے۔ اور ہم خواہش رکھتے ہیں۔ کہ اس موقعہ کو رائگاں نہ جانے دیا جائے۔ اس سے ریاست کے آئندہ نظم و نسق میں بہت سہولت پیدا ہو جائے گی ؛

حیرت

ہمیں یہ معلوم کر کے سخت حیرت ہوئی۔ کہ سابقہ قیدیوں کا رہا ہونا۔ اور سابقہ ضبطیوں کا واپس ملنا تو الگ رہا ریاست اب بھی ایک طرف تو سول نافرمانی کے ایام کے جاری شدہ وارنٹوں پر گرفتاریاں کرا رہی ہے۔ اور دوسری طرف تعزیری ٹیکس وصول کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں ایک شخص کو جموں میں گرفتار کیا گیا ہے جو پہلے ریاست سے باہر گیا ہوا تھا۔ اور سری نگر کی خبر ہے۔ کہ تعزیری چوکیوں کے متعلق پولیس تعزیری ٹیکس وصول کر رہی ہے۔ شیخ محمد عبداللہ صاحب نے بہت اچھا کیا۔ کہ ٹیکس کی ادائگی کے متعلق کہدیا۔ کہ "فی الحال ٹیکس ادا کر کے پولیس سے رسید حاصل کر لی جائے"۔ لیکن ریاست کے لئے یہ قطعاً مناسب نہیں ہے۔ کہ مصالحت کی طرف رُخ کرنے کی بجائے ہر ممکن طریق سے اپنی طاقت اور قوت کا اظہار جاری رکھے۔ اپنی طاقت کے گھمنڈ میں مصالحت کے لئے بڑھنے والے ہاتھ کو جھٹک دینے کا نتیجہ عام طور پر نہایت خطرناک نکلا کرتا ہے۔ اس بات کو کسی حالت میں بھی ریاست کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے کہ سول نافرمانی کے خاتمہ کا موجب اصل میں وہ تشدد اور سختی نہیں۔ جو ریاست نے روا رکھی۔ بلکہ وہ مشورے ہیں۔ جو دُور اندیش لیڈروں نے مسلمانانِ کشمیر کو دیئے۔ اور وہ جد و جہد ہے۔ جو سول نافرمانی کے خلاف انہیں کرنا پڑی۔ ریاست کو اپنے عمل سے اس کی صحیح قدر و قیمت کا اندازہ لگانا چاہیئے۔ اور تشدد کی بجائے نرمی اور دلداری سے کام لینا چاہیئے ؛

ایک "فاتح قادیان" کی حقیقت

حکیم ابو تراب محمد عبد الحق صاحب ایڈیٹر اخبار اہل سنت امرتسر کی جو حال ہی میں ایک دعوت میں بن بلائے شریک ہو کر معاصر "انقلاب" کے "افکار و حوادث" کے لئے سامانِ تفریح بن چکے ہیں۔ تازہ ستم ظریفی ملاحظہ ہو۔ کہ ۲ مئی کے "الفضل" کا لیڈنگ آرٹیکل صرف آخری چند سطور لکھ کر اور اپنے آپ کو اس کا "راقم" بتا کر حرف بحرف اپنے اخبار میں نقل کر دیا ہے۔ "الفضل" کے مضامین کے ساتھ اس قسم کا سلوک وہ پہلے بھی کئی بار کر چکے ہیں۔ ہمیں اس بات کا تو کوئی گلہ نہیں۔ البتہ یہ بات قابلِ ذکر ہے۔ کہ ایک ایسا شخص جو اپنے نام کے ساتھ خود تجویز کردہ کئی سطری خطابات لکھتا۔ اور اپنے آپ کو "فاتح قادیان" بھی قرار دیتا ہے۔ وہ قادیان کے دسترخوان کی ریزہ چینی کر کے اپنی قابلیت و علمیت کا ثبوت پیش کرتا رہتا ہے۔

بے جا طعن

مسلمانانِ کشمیر کے خلاف ہندو اخبارات جس نامعقولیت کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ریاستی اسمبلی میں داخلہ کا ذکر کرتا ہوا اخبار "پرتاپ" (۱۹۔ مئی) لکھتا ہے:

"مسلمانوں کی اخلاقی گراوٹ کا اس سے بڑھ کر ثبوت کیا ہوگا۔ کہ جس اسمبلی کا بائیکاٹ کرنے کے لئے انہوں نے سول نافرمانی شروع کی تھی۔ اس کی امیدواری کے لئے دھڑا دھڑ درخواستیں دے رہے ہیں"۔

اگر یہ مسلمانوں کی اخلاقی گراوٹ ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ ہندوؤں کو اس سے بڑھ کر اخلاقی گراوٹ کا مرتکب نہ سمجھا جائے۔ جن کی نمائندہ کانگرس کے متعلق ایک دوسرے ہندو اخبار "ملاپ" (۲۲ مئی) کا یہ بیان ہے:

"وہی کانگرس جس نے ۱۹۲۹ء میں یہ پاس کیا تھا۔ کہ کونسلوں اور اسمبلی کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ اور حکومت کے ساتھ کلی طور پر عدم تعاون کیا جائے۔ آج اس بات کا فیصلہ کر رہی ہے۔ کہ وہ خود کونسلوں میں جائے گی۔ اور انتخابات میں حصہ لے گی"؛

کیا ہندو اسے کانگرس اور اس کے ڈکٹیٹر گاندھی جی کی اخلاقی گراوٹ قرار دیتے ہیں۔ اگر نہیں۔ تو مسلمانانِ کشمیر پر طعن کا کیا مطلب ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ سے سودا کرنا بہت بڑی کامیابی ہے

از حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب بی۔اے

فرمودہ ۱۸ مئی ۱۹۳۴ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ

ایک سودے کا ذکر

کرتا ہے۔ جو اس نے مومنوں کی جماعت کے ساتھ کیا ہے وہ سودا کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان اللہ اشتریٰ من المومنین انفسھم و اموالھم بان لھم الجنۃ اللہ تعالےٰ نے مومنوں کے ساتھ سودا یہ کیا ہے۔ کہ

ان کی جانیں اور ان کے مال

ان سے خرید لئے ہیں۔ اور اس کے عوض کیا دیا ہے جنت۔ سودے میں چونکہ کوئی چیز خریدی جاتی۔ اور کوئی دی جاتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے مومنوں کے جان و مال خریدے ہیں۔ اور اس کے عوض میں انہیں جنت دی ہے۔ یہ جان و مال کس طرح خریدا ہے۔ اس سودے کے متعلق اللہ تعالیٰ نے چار باتیں بیان فرمائی ہیں۔ (۱) یہ کہ تین کتابوں میں اس وعدہ کا ذکر ہے۔ کہ اگر مومن میری راہ میں جان و مال خرچ کریں گے تو میں اس کے عوض میں انہیں جنت دوں گا۔ یہ وعدہ قرآن کریم توریت اور انجیل تینوں میں موجود ہے۔ (۲) پھر فرمایا۔ من اوفیٰ بعھدہ من اللہ اللہ سے زیادہ وعدہ وفائی کرنیوالا اور کوئی نہیں۔ (۳) پھر فرمایا فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ۔ تم نے جو یہ سودا کیا ہے۔ اس کے لئے خوش ہو جاؤ۔ کہ اس میں تمہارا بڑا فائدہ ہے۔ (۴) پھر فرمایا۔ ذالک الفوز العظیم۔ یہ سودا کوئی معمولی نہیں۔ بلکہ

بہت بڑی کامیابی

ہے۔

دراصل انسان سمجھ ہی نہیں سکتا۔ کہ

ایک حقیر سی چیز کے عوض اتنا بڑا انعام

حاصل کیسے ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے بار بار فرمایا ہے۔ کہ وہ ضرور اس وعدہ کو پورا کرے گا۔ لہٰذا پھر اللہ تعالےٰ نے جو یہ فرمایا۔ کہ اس سودے پر تم خوش ہو جاؤ اور کہ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اس سے بھی پایا جاتا ہے۔ کہ یہ

بہت بڑے فائدہ کا سودا

ہے۔ اور چونکہ بظاہر یہ بات ماننے میں نہیں آتی۔ اس لئے بار بار یقین دلایا ہے۔

اس آیت سے ایک اور بات بھی ثابت ہوتی ہے۔ اور وہ یہ کہ صرف یہی نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ آؤ مومنوں یہ سودا کر لو۔ بلکہ ایک ایسی جماعت تھی جس نے یہ سودا کیا۔ یہ صرف موقعہ ہی نہیں دیا گیا۔ بلکہ ایک جماعت ایسی گذر چکی ہے جس نے

واقعہ میں یہ سودا کیا

تھا۔ بایعتم بہ کے یہی معنی ہیں۔ کہ تم یہ سودا کر چکے ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ صرف موقعہ نہیں دیا گیا۔ بلکہ ایک جماعت تھی۔ جس نے یہ سودا کیا۔ جان و مال

خدا کی راہ میں قربان

کئے۔ اور کامیاب ہوئے۔ وہ کونسی جماعت ہے۔ یہ صحابہ کرام تھے۔ انہیں مخاطب کر کے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ تم نے جو سودا کیا ہے۔ اس میں تمہیں فائدہ ہو گا۔ نقصان کا کوئی احتمال نہیں۔ بلکہ سراسر کامیابی ہو گی۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ پہلی کتابوں میں بھی پیشگوئیاں ہیں۔ کہ ایک جماعت ایسی ہو گی۔ اور یہ وعدہ نہ صرف قرآن کریم میں صحابہ سے کیا گیا ہے۔ بلکہ پہلی کتب میں بھی

بطور پیشگوئی

موجود ہے:۔

لیکن اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ اب ایسے سودا کے لئے موقعہ نہیں۔ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اب بھی موقعہ موجود ہے۔ بلکہ یہاں تک ہے۔ کہ ایک اور جماعت بھی ہو گی۔ اور وہ

مسیح موعود کی جماعت

ہے جس کے متعلق قرآن کریم میں ہے کہ اگرچہ ابھی صحابہ سے نہیں ملی۔ مگر وقت آنے والا ہے۔ جب وہ ان کے ساتھ مل جائیگی اور

اس سودے میں شامل

ہو جائے گی:۔

مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ صرف یہ نہیں۔ کہ ایسا دعویٰ کر دینے سے ہم یہ سودا کرنے والے قرار پا سکتے ہیں۔ بلکہ حالات دیکھنے ہوں گے۔ اگر احمدی ہو کر واقع میں ہم نے جانوں اور مالوں کو

خدا کے حوالہ

کر دیا ہے۔ اور وہی نمونہ دکھایا ہے جو صحابہ کرام نے دکھایا تھا۔ تو فی الواقع ہم نے یہ سودا کر لیا۔ ورنہ یہ کہہ دینے سے کہ ہمارے فلاں لوگوں نے ایسا کیا۔ یہ مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔ ہمیں

اپنے نفسوں کا فکر

کرنا چاہیئے۔ بے شک قرآن کریم سے پتہ لگتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں ایسے لوگ ہوئے ہیں۔ جو صحابہ میں شامل ہوں گے۔ لیکن اگر دوسرے جنت میں چلے جائیں۔ تو اس سے ہمیں کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے متعلق خوشخبری دیتا ہے۔ کہ یہ بڑی کامیابی ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے۔ کہ واقعی ہم نے بھی

صحابہ کی طرح

جان و مال خدا کے سپرد کر دیئے ہیں۔ اگر یہ حالت ہم پر طاری نہیں ہوتی۔ تو ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ ہم نے یہ سودا کیا ہے۔ یہ موقع ۱۳۰۰ سال میں اور کسی کو نہیں ملا۔ اور یہ ہماری خوش قسمتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ موقعہ دیا۔ جو پہلوں کو میسر نہیں آیا۔ اللہ تعالےٰ نے ہم پر فضل کر کے ہمیں موقعہ دیا کہ اشاعت اسلام کی خاطر قربانیاں کریں۔ اور ہمیں چاہیئے۔ کہ پوری پوری کوشش کر کے اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سودا کرنے والوں کے لئے بہت بڑے انعامات کے وعدے کئے ہیں۔ پس ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ بہت

بڑے نفع کا سودا

اور فوز العظیم ہے۔ اگر ہم اپنے نفسوں کو مار کر اپنا مال و جان اسی طرح خدا تعالیٰ کے حوالے کر دیں جس طرح صحابہ نے کیا تھا۔ تو بیشک ہم یہ سودا کرنے والوں میں ہو سکتے ہیں لیکن اگر ایسا کرتے وقت قبض پیدا ہوتا ہے۔ چندہ وصول کرنے والے کی شکل و صورت دیکھ کر گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے۔ تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ

ہم یہ سودا کرنیوالوں میں نہیں ہیں۔ اگر انسان کو یہ یقین ہو جائے۔ کہ یہ سودا ایسا ہے۔ جو ہمارے نفع کا موجب ہے۔ تو مانگنے والوں کا بھی انتظار نہ کریں۔ اور کسی قسم کی خدمت سے بھی پہلو تہی نہ کریں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر کریں۔ کہ اس نے خدمت کا

احمدیہ مشن لنڈن کی سالانہ رپورٹ

مارچ ۱۹۳۳ء لغایت فروری ۱۹۳۴ء

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم - اے امام مسجد احمدیہ لنڈن و مبلغ اسلام نے احمدیہ مشن لنڈن کی جو سالانہ رپورٹ انگریزی میں مرتب کر کے بھیجی ہے - اس کا ترجمہ شائع کیا جاتا ہے - تاکہ جماعت اندازہ لگا سکے - کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے لنڈن میں تبلیغ اسلام کا کام کس سرگرمی سے اور کیسا شاندار ہو رہا ہے - (ایڈیٹر)

میں ایک سال سے لنڈن مشن کا انچارج ہوں - اور اس ملک میں یہ میری دوبارہ آمد ہے - میں اس کام کی مختصر رپورٹ درج ذیل کرتا ہوں - جو سال کے دوران میں یہاں ہوا

تفصیلی رپورٹ کی ضرورت

جماعت کے مرکزی چندوں کا ایک معتدبہ حصہ غیر ممالک میں تبلیغ اسلام پر صرف ہوتا ہے - اور یہ ضروری ہے - کہ ان ممالک میں جو کام ہوتا ہے - اس کی نوعیت تعداد اور وسعت کو باقاعدہ طور پر مرکز کے نوٹس میں لایا جائے - یہ عموماً ہفتہ وار رپورٹوں اور ڈائریوں کے ذریعہ کیا جاتا ہے - مگر میرے خیال وہ پوری طرح تسلی بخش نہیں ہوتیں - کیونکہ وہ بہت مختصر اور کام کی حقیقی حیثیت کو ظاہر کرنے کے لئے ناکافی ہوتی ہیں - اس لئے میں سالانہ کام کا خاکہ پیش کرنا چاہتا ہوں -

لنڈن مشن اور اس کا کام

لنڈن مشن کو قائم ہوئے اب پورے بیس سال ہو چکے ہیں - اور جہاں تک میرے علم میں ہے - مختلف قابلیتوں اخلاق عمر اور طبائع کے اصحاب اپنی پوری قابلیت اور ہمت کے ساتھ یہاں کام کرتے رہے ہیں - مجھے یقین ہے - کہ ان میں سے ہر ایک اپنے نازک فرائض کو تسلی بخش طریق پر ادا کرنے میں کامیاب ہوا ہے - لیکن کوئی شخص ضرورت سے زیادہ مایوس یا خوش اعتقاد نہ ہوتا ہوا - یہ خیال کئے بغیر نہیں رہ سکتا - کہ اس حقیقت کے باوجود کہ ابتدائی کام نہایت خوبی سے ختم ہو چکا ہے - اور یقینی طور پر ہر پہلو کے لحاظ سے نمایاں ترقی ہو چکی ہے برطانیہ عظمیٰ اور یورپ کے اسلام قبول کرنے کا وقت ابھی بہت دور ہے - تاہم میں خیال کرتا ہوں - کہ وقت آگیا ہے - کہ کام کو ایسے منظم طریق پر شروع کرنے کی کوشش کی جائے جو علاوہ ذمہ وار محکمہ کے نزدیک تسلی بخش ہونے کے ہمیشہ بڑھنے اور پھیلنے کی صلاحیت اپنے اندر رکھتا ہو ؛

ایک مقررہ سسٹم کی ضرورت

میں تسلیم کرتا ہوں - کہ ابتدا میں ہی کسی مقرر کردہ سسٹم پر ہر کام کی بنیاد رکھنا مشکل ہوتا ہے - کیونکہ اس کی راہ میں بہت سی ایسی دقتیں پیش آیا کرتی ہیں - جن سے کام میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے - مگر جس بات پر میں زور دینا چاہتا ہوں وہ یہ ہے - کہ ہم یہاں پر ترقی نہیں کر سکتے - تاوقتیکہ تبلیغ کے لئے کوئی خاص سسٹم نہ بنائیں - اور پھر اس پر باقاعدہ عمل نہ کریں - کوئی بے قاعدہ اور غیر منظم کام اچھے نتائج پیدا نہیں کر سکتا - ہمارے کام میں مضبوطی اور استقلال ہونا چاہیئے - تاکہ یہ ایک ٹھوس کام بن سکے - اور یہ نہیں ہو سکتا - جب تک اسے ایک باقاعدہ سسٹم کے ماتحت نہ کیا جائے

لٹریری کام کی اہمیت

میرا یہ مطلب نہیں - کہ کام کی پالیسی کے متعلق ہم ضروری ہدایات سے محروم ہیں - حقیقتاً ہدایات بہت ہیں - اور ہو سکتا ہے کہ ان کی زیادتی ہی الجھنوں کا موجب ہو جائے - اس لئے مناسب ہو گا - اگر میں مشورہ دینے کی جرأت کروں کہ کوئی سسٹم تجویز کرتے وقت کوشش کی جائے - کہ مختلف سرگرمیوں کی اہمیت کے مطابق عملی راہنمائی کے لئے ایک دائرہ کے اندر ان کی حد بندی کر دی جائے - میری ناقص رائے میں مغرب میں رسوخ حاصل کرنے کے لئے لٹریری پہلو پر زور دینا اشد ضروری ہے یہاں کے لوگ تعلیم یافتہ ہیں - برطانوی پریس نہ صرف دنیا میں سب سے زیادہ با اثر بلکہ سب سے زیادہ ترقی یافتہ پریس ہے - اس کا معیار غیر معمولی طور پر بلند ہے - اور برطانوی لوگوں کو ایسی سہولتیں میسر ہیں - جن کا ہم خیال تک نہیں کر سکتے ... یہاں ہر مضمون کے ماہرین موجود ہیں - جنہوں نے کسی خاص مسئلہ کی چھان بین میں اپنی عمریں صرف کر دی ہیں - اور یہاں پبلک میں جو مسائل زیر بحث ہوں - ان کے متعلق تمام ماہرین کے علم اور تجربہ کی رو سے ان پر فوراً روشنی پڑ سکتی ہے

مبلغین انگلستان کی مشکلات

اس کے برعکس ہمارے لئے یہ قریباً ناممکن ہے - کہ تحریراً یا تقریراً یہاں کے لوگوں کے لئے کوئی قابل غور چیز پیش کر سکیں ہماری یہاں کوئی لائبریری نہیں ہے - اور کسی لائبریری میں کسی بات کی تحقیق کرنے کے لئے جانے پر دو تین گھنٹے کا سفر کرنا پڑتا ہے - پھر ہمارے پاس کوئی چیز شائع کرنے کے لئے قطعاً کوئی فنڈ نہیں - مناسب اور موزوں لٹریچر پیدا کئے بغیر اور عصر حاضرہ کے اہم مسائل کا گہرا مطالعہ کئے بغیر میری ناقص رائے میں اس جگہ ہمارا کام کم و بیش سطحی ہے - لیکن مشکل یہ ہے کہ دوسری مصروفیتیں جو وقتی ضروریات کے لحاظ سے کم اہمیت نہیں رکھتیں - کسی لٹریری کام کے کرنے یا مطالعہ کرنے کے لئے فرصت نہیں ہونے دیتیں - چہ جائیکہ کوئی ایسا کام کیا جائے جو مغربی دنیا کو اپیل کر سکے - یورپ اس وقت کئی مصائب میں مبتلا ہے - اس کو سوشل - اقتصادی - اخلاقی اور روحانی اصلاحات کی اشد ضرورت ہے - اور اسلام ان کا واحد علاج ہے - مگر یورپین لوگ اسے محسوس نہیں کر سکتے - تاوقتیکہ اسلامی تعلیم کی فضیلت اور عمدگی موزوں طریق پر ان مسائل کے حوالہ سے جو اس وقت دنیا میں ناقابل حل صورت اختیار کر چکے ہیں - ان کے سامنے پیش نہ کی جائے - ایسا کرنے کے لئے بہت مطالعہ اور سکون کی ضرورت ہے - اس لئے ہمیں لٹریری کام کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے - یہ قلم کا زمانہ ہے - اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سلطان القلم ہیں - اس لئے اگر اس طرف فوری اور کافی توجہ نہ دی گئی - تو ہماری ترقی بہت حد تک رک جائے گی -

لنڈن مشن کے کام کی وسعت

اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا - کہ یہاں کام اتنا پھیلا ہوا - اتنا وسیع - اور اتنا پیچیدہ ہے - کہ ان تمام مشکلات اور دقتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے بھی جن کے ماتحت کام کرنا پڑتا ہے - بعض اوقات یہ دماغی انتشار کا موجب ہو جاتا ہے - اور بعض نازک لمحات میں عملی سرگرمیوں کو بند کر دیتا ہے - مرکز میں جو جداگانہ محکمے قائم ہیں - اس ملک میں ان کی پوری پوری نمائندگی کرنے کی کوشش کی جاتی ہے - سب سے پہلے تبلیغی کام ہے یعنی پریس اور پلیٹ فارم کے ذریعہ اشاعت دین - اس کے علاوہ چندوں کی فراہمی کی جدوجہد ہے - پھر نو مسلموں کی تعلیم و تربیت کا کام ہے - پھر ہندوستان کے سیاسی مفاد کے تحفظ کا کام ہے - گھر کا انتظام - لیکچروں کا انتظام کرنا اور لیکچر دینا خط و کتابت کرنا - فائلیں رکھنا - حسابات رکھنا - پرائیویٹ ملاقاتیں کرنا وغیرہ ان کے علاوہ متعدد چھوٹے چھوٹے مشاغل ہیں - لنڈن مشن میں کوئی کلرک نہیں - مگر سال کے دوران میں جو خطوط ادھر کو بھیجے

گئے۔ ان کی تعداد پانچ ہزار سے زیادہ ہے۔ عملی سہولت کے لئے میں نے چھوٹے پیمانے پر کئی محکمے قائم کئے ہیں جن کا میں سرسری ذکر کروں گا۔

کارکنوں کی قلت

میں سمجھتا ہوں صحیح طریق پر کام کرنے والوں کو مہیا کرنا ایک بہت مشکل امر ہے۔ کام کرنے میں اتنا آسان نہیں ہوتا۔ جتنا خیال میں یا تحریر میں سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے مجھے اپنے بعض ممبروں کو مختلف محکموں کا چارج لینے پر آمادہ کرنے میں بھی سخت مشکلات کا سامنا ہوا۔ اور اب بھی مجھے یقین ہے۔ کہ ہر شعبے میں بہت سی اصلاحوں کی گنجائش ہے۔ مگر میں نے خیال کیا۔ کہ مجھے ابتدا کر دینی چاہئیے۔ کیونکہ اگر ابتدا نہ کی جائے۔ تو کوئی سسٹم مقرر کرنے کی امید نہیں ہو سکتی۔ اور میرے خیال میں یہ تجربہ ہمارے فرائض کی تسلی بخش طور پر بجا آوری کے لئے اشد ضروری ہے۔

مولوی محمد یار صاحب کے متعلق

قبل اس کے کہ میں اپنے مختلف محکموں اور ان کے سکرٹریوں کے کام کا ذکر کروں۔ میں ضروری خیال کرتا ہوں۔ کہ اپنے اسسٹنٹ مولوی محمد یار صاحب کے متعلق چند الفاظ کہوں۔ وہ اپنی توجہ انگریزی کے مطالعہ کے لئے دے رہے ہیں۔ اس لئے ہفتہ میں دو گھنٹے ایک سکول میں تعلیم کے لئے جاتے ہیں۔ وہ جو مضامین لکھتے ہیں۔ میں ان کی اصلاح کرتا ہوں۔ سال زیر رپورٹ میں میں نے ان کی قریباً تیس تحریریں درست کیں۔ انہوں نے لٹریچر کی بعض کتابوں کے کچھ حصے سو گرامر کے مجھ سے پڑھے وہ انگریز نو مسلموں میں مذہبی تعلیم دیتے ہیں۔ اور قرآن شریف پڑھاتے ہیں۔ ہوس کیپر اور باغبان کے کام کی نگرانی کرتے ہیں۔ میں نے انہیں تحریک کی تھی۔ کہ وہ ایسٹ اینڈ جایا کریں۔ جہاں ہندوستانی مسلمان اور ان کی انگریز بیویاں اور بچے کثیر تعداد میں رہائش رکھتے ہیں۔ اگر وہ وہاں جماعت قائم کر لیں۔ تو یہ نہ صرف مقامی لحاظ سے فائدہ کا موجب ہوگا۔ بلکہ اس سے ہندوستان میں بھی فائدہ پہنچیگا۔ کیونکہ وہاں ان لوگوں کے رشتہ دار ہیں۔ مولوی صاحب اس وقت تک چار بار وہاں گئے ہیں۔ اور اگر سلسلہ کو جاری رکھیں۔ تو تسلی بخش نتائج کی توقع ہو سکتی ہے۔ ان کے کام کا اہم مرکز ہائیڈ پارک ہے۔ جہاں وہ لیکچر دیتے ہیں۔ سال زیر رپورٹ میں ان کے ایسے لیکچروں کی اوسط ہر ماہ میں تین رہی ہے۔ ان کی کوشش کے نتیجہ میں تین اشخاص مسجد میں آئے۔ جن میں سے ایک مسلمان ہو چکا ہے۔ وہ دلچسپی لینے والے لوگوں کو لٹریچر اور خطوط بھیجتے ہیں۔ اور ہفتہ میں ایک دفعہ ٹینی لٹریری سوسائٹی میں جاتے ہیں۔ وہ نیئر اور مڈل ایسٹ ایسوسی ایشن کے بعض اجلاسوں میں بھی شامل ہوتے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں انہوں نے چند مئیں ریکیٹ فروخت کرنے کی بھی کوشش کی۔ جو جماعت کی ملکیت ہیں۔

مبلغین کے لیکچروں کی مجموعی تعداد

بہتر ہوگا۔ کہ اگر میں یہاں ان لیکچروں کی مجموعی تعداد بیان کروں۔ جو سال زیر رپورٹ میں دئے گئے

مولوی محمد یار صاحب	ہائیڈ پارک	۳۶
	روٹری	۳
	اتوار	۴
	جمعہ	۴
	مختلف سوسائیٹیوں میں ریمارکس اور تبصرے	۵
	کل	۵۲
عبدالرحیم درد	جمعہ	۴۶
	اتوار	۴۶
	شادی	۳
	روٹری	۴
	پرسیس بی ٹیرین چرچ	۱
	فوک لور	۱
	سٹوڈنٹ کرسچن موومنٹ	۱
	سپینش سوسائٹی لنڈن	۱
	" کیمبرج "	۱
	فری چرچ ہنگسٹن	۱
	پروموٹنگ سٹڈی آف ریلیجنز	۲
	کل	۱۰۷

میر عبدالسلام صاحب کا شکریہ

یہاں میں ایک اہم مناظرہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جو ہمارے اور سیکولر سوسائٹی آف ڈربی کے مابین ہوا۔ ہماری طرف سے میر عبدالسلام صاحب بی۔ اے سیالکوٹی نے نہایت قابلیت سے نمائندگی کی۔ انہوں نے سوسائٹی فار پروموٹنگ سٹڈی آف ریلیجنز میں میرا ایک مضمون بھی پڑھا۔ اس کے علاوہ میر صاحب مسٹر اسمٰعیل صاحب کے ساتھ ہائیڈ پارک میں لیکچر بھی دیتے رہے ہیں۔ جس کے لئے میں ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں

غیر ملکی سفارتخانوں سے رابطہ پیدا کرنیکی کوشش

اب میں اختصار کے ساتھ ان مختلف صیغہ جات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔ جو زیادہ تر لوکل حالات کے ماتحت بنائے گئے لنڈن خصوصیت سے اہم جگہ ہے بہت حد تک یہ تمام دنیا کا مرکز ہے۔ یہاں غیر ممالک کے قریباً ۵۰ سفرا اور قونصل ہیں جو کم و بیش دنیا کے سب حصوں سے آئے ہوئے ہیں۔ اور ہمارے لئے یہ ایک بہت مفید امر ہے۔ اس خاص پوزیشن سے فائدہ اٹھانے کی اگر کوشش نہ کی جائے۔ تو یہ نہایت افسوسناک امر ہوگا۔ اگر ہم غیر ممالک کے ان نمائندگان سے عمدہ راہ و رسم رکھیں۔ تو ہماری تعلیم نہایت آسانی کے ساتھ دنیا کے کناروں تک پہنچ سکتی ہے۔ اور ان کے ذریعہ غیر ممالک میں اپنی تبلیغ کے لئے مجھے بہت سے امکانات نظر آتے ہیں۔ میں نے ڈاکٹر سلیمان صاحب کو لیگیشنوں کے لئے اپنا فارن سکرٹری مقرر کیا۔ اور کام کے لئے انہیں حسب ذیل ہدایات دیں:۔

(۱) ہر ہفتہ کسی نہ کسی سفیر یا قونصل سے ملاقات کریں (۲) ان سے مفت لٹریچر لینا اور ڈائرکٹریوں کے نام اور ایڈریس حاصل کرنا اور اس کے عوض میں اپنا لٹریچر انہیں مفت دینا۔ (۳) ان ممالک میں مختلف مذاہب کی طاقت اور اہمیت معلوم کرنا (۴) ان کے اہم اخبارات کے نام اور ایڈریس حاصل کرنا۔ اور ان کی پالیسیوں کو معلوم کرنا۔ مذہبی اخبارات اور رسائل کے نام اور ایڈریس خصوصیت سے حاصل کرنا (۵) وہاں جو زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ان کے نام معلوم کرنا۔ اور ان کتابوں کا علم حاصل کرنا۔ جن کے ذریعہ وہ سیکھی جا سکتی ہیں (۶) ان کے ممالک کے لوگوں کے کیرکٹر اور عادات و اخلاق روایات اور پسندیدہ و ناپسندیدہ باتوں کے متعلق معلومات بہم پہنچانا نیز یہ پتہ لگانا۔ کہ ان لوگوں کو کونسی چیزیں زیادہ اپیل کرتی ہیں۔ اور ان میں مذہبی مذاق کس حد تک پایا جاتا ہے (۷) ان ممالک کی مذہبی۔ اخلاقی۔ تعلیمی اور سیاسی سوسائیٹیوں اور انجمنوں کے پتے لینا۔ (۸) وہاں کے با اثر اشخاص مثلاً لیکچرار وں معلموں سیاستدانوں۔ تاجروں اور پروفیسروں کے ایڈریس حاصل کرنا (۹) ان کے تجارتی تعلقات اور اشیاء درآمد و برآمد اور ان میں سفر کے لئے سہولتوں کو معلوم کرنا (۱۰) ان کے ملک کے ماتحت کوئی نو آبادیات ہوں۔ تو ان کے متعلق بھی ویسے ہی معلومات حاصل کرنا (۱۱) یہ معلوم کرنا کہ ہمارے کام کے لئے وہاں کس حد تک کامیابی کی امید ہے۔ (۱۲) باہم دعوتوں کا انتظام کرنا۔ (۱۳) مختلف صورتوں میں انٹرنیشنل تعلقات کو ترقی دینے کے امکانات پر نظر رکھنا (۱۴) اس امر کی احتیاط رکھنا کہ کسی اسلامی ملک کے سفیر سے کسی قسم کی کوئی رنجش پیدا نہ کی جائے۔ اور ہر قسم کے تصادم بالخصوص مذہبی امور میں جھگڑے سے کلی اجتناب کیا جائے۔

ڈاکٹر سلیمان صاحب کا کام

اگرچہ ڈاکٹر صاحب کام کو بہت دیر سے شروع کر سکے مگر اس وقت تک چینی سفارت خانہ میں جا چکے ہیں اور اس کے سکرٹری سے واقفیت پیدا کر لی ہے۔ چینی ترکستان میں گذشتہ شورش کی وجہ سے فضا سخت مخالف تھی۔ مگر انہوں نے حکومت سے وفاداری کے متعلق اپنے سلسلہ کی تعلیم کو پیش کیا

جس سے سکرٹری صاحب ذرا موافق ہوئے۔ اور کہا کہ ڈاکٹر صاحب جس قسم کی معلومات آپ حاصل کرنا چاہیں وہ چین سے منگا دی جائیں گی۔ چینی منسٹر نے بھی ہماری مسجد میں آنے کی دعوت کو منظور کر لیا۔ ڈاکٹر صاحب ناروے اور سویڈن کے سفارتخانوں میں بھی جا چکے ہیں۔ مگر بدقسمتی سے ڈیل ہوجانے کے باعث وہ اور کہیں نہیں جاسکے۔ چینی سفارت خانہ میں وہ ایک دفعہ پھر جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور میں نے انہیں ہدایت کی ہے۔ کہ ہماری دعوت کو منظور کرتے ہوئے جو غیر ملکی سفراء مسجد میں آئیں وہ خصوصیت سے ان کی خاطر مدارات کا خیال رکھا کریں۔

مفت لٹریچر کی تقسیم کا انتظام

اس امر کا خیال رکھتے ہوئے کہ مفت لٹریچر بکثرت تقسیم کرنے کے لئے ہمارے پاس کوئی فنڈ نہیں۔ مگر اس کا مفت تقسیم کرنا بھی ضروری ہے۔ میں نے مس ویڈ بنکس کو مفت لٹریچر کو تقسیم کرنے کے لئے منتظمہ مقرر کیا۔ اور مندرجہ ذیل ہدایات دیں۔

۱۔ مفت لٹریچر کی تقسیم کے متعلق ایسا انتظام ہو۔ کہ کم سے کم خرچ اور کوشش سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل ہوسکے

۲۔ ہر مہینہ کی پہلی تاریخ مجھے اشاعت کے لئے موزوں لٹریچر مفت تقسیم کرنے کی غرض سے مہیا کرنے کے متعلق یاد دلائیں

۳۔ سکول کے طلباء اور طالبات میں موزوں ٹریکٹ مفت تقسیم کرنا اور مناسب افراد کو ڈاک کے ذریعہ بھجوانا

۴۔ مختلف مقامات پر لیکچروں۔ جلسوں۔ میلوں۔ اور گھوڑ دوڑوں کے بعد لٹریچر مفت تقسیم کرنے کا انتظام کرنا

لٹریچر کی تقسیم

برائٹن اور لنڈن میں خصوصیت کے ساتھ ایک میٹنگ کے بعد جو کوئینز ہال میں ہوئی تھی۔ اور جس میں حضرت مسیح کی آمد ثانی کے متعلق ایک عام لیکچر دیا گیا۔ مفت لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اس موقع پر پانسو ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ جس کے نتیجہ میں لوگوں نے کئی سوالات کئے۔ اور ایک شخص مجھے دوبار ملنے کے لئے آیا۔ جسے میں نے کئی گھنٹوں میں مسیح کی آمد ثانی کا حقیقی مفہوم سمجھایا۔ سوالات کے جوابات میں پندرہ خطوط بھیجے گئے۔ ہماری سلسلہ کے متعلق انگریزی کی مختلف کتب سوسائٹی فار پروموشنگ دی سٹڈی آف ریلیجن کو بطور ہدیہ بھیجی گئیں۔ بعض اور لائبریریوں کو بھی ہم نے بعض کتب پیش کیں۔ مگر انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ بیڈ فورڈ سکوئیر میں ایک لیکچر کے بعد تیس ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ مسٹر بلیم۔ مسٹر بشپ بی۔ اے اور مسٹر بنکس اور ڈاکٹر سلیمان کے ذریعہ بھی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اور یہ تقسیم اس کے علاوہ ہے جو انفرادی طور پر متلاشیان حق کو بھیجا گیا۔ تمام تقسیم شدہ لٹریچر کی تعداد بتانا اس سال تو بہت مشکل ہے۔ البتہ اگلے سال میں یہ بتا سکوں گا۔

موجودہ لٹریچر

اس وقت حسب ذیل لٹریچر برائے تقسیم موجود ہے۔

Life and Teachings of the holy prophet Mohammad
Mohammad the liberator of women. That prophet.
Simplicity of Islam
Burial Versus Cremation
Prayers of a muslim
Future Religion of world.
Islam in Dutch
Islamic Teaching
Attitudee of Islam to wards christianity

یہاں یہ ذکر کر دینا بھی ضروری ہے۔ کہ موجودہ لٹریچر کا بیشتر حصہ ضروریات کو پورا نہیں کرتا۔ اس لئے موزوں لٹریچر پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

اہل انگلستان کی مصروف زندگی

ایک لمبے عرصہ کے غور و خوض کے بعد میں نے [illegible] کے پاس تبلیغ کی خاطر پہونچنے کا ایک طریق معلوم کیا ہے۔ یہاں کی زندگی کی افتاد ایسی ہے۔ کہ لوگوں تک رسائی بہت مشکل ہوتی ہے۔ ہمسائے جو بالکل ملحقہ مکانات میں تیس تیس چالیس چالیس سال سے رہتے ہیں۔ ایک دوسرے کو شاذ ہی جانتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے حالات سے کلی ناواقف ہوتے ہیں۔ اقتصادی کشمکش اس قدر زبردست ہے۔ کہ مردوں عورتوں اور بچوں غرضیکہ سب کو سخت محنت کرنا پڑتی ہے۔ کام کے گھنٹے ۹ سے ۶ تک ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ اتنے لمبے عرصہ تک کام کرنے کے بعد کوئی شخص کسی سنجیدہ امر کی طرف متوجہ ہونے کے قابل نہیں رہتا۔ اور مذہب کوئی کھیل نہیں ہے۔ کہ لوگ تفریح کی خاطر اس کی طرف متوجہ ہوسکیں۔ کسی کے دروازہ پر پہونچکر دستک دینے کے باوجود اس سے ملاقات ہوجانے کا یقین نہیں ہوسکتا۔ اور ملاقات کے لئے اصرار خلاف تہذیب سمجھا جاتا ہے۔ جس کی اسلام بھی اجازت نہیں دیتا۔ سرکاری افسر خصوصیت کے ساتھ مصروف ہوتے ہیں۔ ٹرینوں۔ بسوں اور ٹریموں میں پہلے ہی کافی شور ہوتا ہے۔ اور اگر وہاں بیٹھا ہوا ہر شخص باتیں کرنے لگے۔ تو شور بہت زیادہ ہو جائے۔ اس لئے ہر شخص سے خاموشی کے ساتھ بیٹھنے اور خاموشی سے اپنا کام کرنے کی توقع کی جاتی ہے۔ لیکچروں اور جلسوں میں لوگ ٹھیک وقت پر آتے اور ختم ہوتے غائب ہوجاتے ہیں۔ کسی سے بات کرنے کا موقعہ بھی ملنا مشکل ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی کسی سے بات کرنے کا موقعہ پائے۔ تو ضروری ہے کہ کوئی کام کی بات کرے۔ اور اسے جلد سے جلد ختم کر دے۔ پھر مذہب کوئی ایسی چیز نہیں۔ کہ زبردستی کسی کے حلق میں ٹھونسی جاسکے۔ اگر ڈاک کے ذریعہ لٹریچر بھیجا جائے۔ تو اسے تجارتی سرکلر سے زیادہ وقعت نہیں دی جاتی۔ اس لئے لوگوں سے روابط رکھنے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے کہ ان کے ساتھ وقت مقرر کر کے ملاقاتیں کی جائیں۔ لیکن یہ سوال کہ کس طرح معلوم کیا جائے۔ کہ فلاں سے ملاقات کرنا مفید ہوسکتا ہے اور فلاں سے ملنا محض تضیع اوقات ہے۔ بہت مشکل ہے

ملاقاتوں کا انتظام

میں نے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لیڈروں کی جن میں پادری۔ پروفیسر۔ تاجر۔ اور منسٹر بھی شامل ہیں۔ ایک فہرست تیار کر کے مس ای بنکس کے سپرد کی ہے۔ جو ہر ہفتہ ملاقاتوں کے لئے وقت مقرر کرنے کی غرض سے خطوط بھیجتی ہیں۔ نیز ایسی ملاقاتوں کے مقررہ اوقات اور گفتگوؤں کے نوٹ بھی رکھتی ہیں۔ اگرچہ وہ ہر ہفتہ ایسے خطوط بھیجتی ہیں مگر کوئی زیادہ حوصلہ افزا جواب موصول نہیں ہوتے۔ تاہم [illegible] ہوں گی

لیکچروں کا انتظام

لیکچر دینے کے علاوہ ایک اہم کام لیکچروں کا انتظام کرنا ہوتا ہے۔ اس کے لئے میں نے مسٹر فیولنگ صاحب کو اپنا سکرٹری مقرر کیا۔ اور انہیں حسب ذیل ہدایات دیں۔

(۱) لیکچروں کے لئے موزوں سرکلر تیار کرانا اور انہیں چھپوانا (۲) برطانیہ کے تمام حصص میں ایسے سرکلر بھیجنا۔ اور مقامی حالات اور موسم کو مدنظر رکھتے ہوئے لیکچروں کے لئے ایک باقاعدہ سکیم مرتب کرنا۔ (۳) مختلف مذہبی۔ سیاسی۔ تعلیمی اور تمدنی سوسائیٹیوں کی ڈائرکٹریاں مہیا کرنا (۴) مختلف سوسائیٹیوں کے پروگرام مقرر کرنے کے وقت کی خبر رکھنا تا ہمارے سرکلر موثر ثابت ہوسکیں۔ (۵) تمام موصول ہونے والے خطوط کی طرف توجہ دینا اور ان کا فائل رکھنا۔ (۶) سرکلروں کی اشاعت کے ساتھ لوکل پریس میں موزوں اشتہار شائع کرنے کا انتظام کرنا۔ اور متعدد اخبارات کے ساتھ اس غرض سے اگر مناسب ہو تو ٹھیکہ کر لینا (۷) ضرورت کے مطابق لیکچراروں کا انتظام کرنا (۸) اور ان سے لیکچر کی رپورٹ لینا (۹) مختلف لیکچراروں سے دلچسپی لینے والے لوگوں کے ایڈریس حاصل کرنا اور تعلقات کو زیادہ استوار کرنے اور اسلام کے ساتھ ان کی دلچسپی کو قائم رکھنے کے لئے ان سے سلسلہ

خط و کتابت جاری رکھنا (۱۰) جن اخبارات میں لیکچر کی رپورٹ شائع ہو۔ ان کے اقتباسات مہیا کرنا۔ (۱۱) جہاں ضرورت ہو مناظرہ کا انتظام کرنا

مختلف مقامات پر لیکچر

ایک سرکلر تیار کر کے سینکڑوں کی تعداد میں ایک مقررہ سکیم کے ماتحت باہر بھیجا گیا۔ اور اسے بھیجتے وقت ملک کے مختلف حصص اور مختلف سوسائیٹیوں کو خاص طور پر مدنظر رکھا گیا۔ حسب ذیل ڈائرکٹریاں حاصل کی جا چکی ہیں

(۱) ڈائرکٹری آف دی چرچ آف انگلینڈ (۲) یونیٹرین چرچوں کی ڈائرکٹری (۳) سپرچوالیسٹوں کی ڈائرکٹری (۴) تھیوسافیکل ڈائرکٹری (۵) ادبی کلبوں کی ڈائرکٹری (۶) یہودی مذہب کی ڈائرکٹری

حسب ذیل مقامات پر لیکچروں کا انتظام کیا گیا۔

ڈورکنگ۔ بیٹرسی۔ ایڈمانٹن۔ سلاؤگ۔ اور ہارنسی کی ادبی کلبوں میں۔ علاوہ ازیں سپینش سوسائٹی آف لنڈن کیمبرج اور آکسفورڈ میں۔ یہودی سٹوڈنٹ کرسچن سوسائٹی لنڈن۔ سوسائٹی فار پروموٹنگ سٹڈی آف ریلیجز۔ ایسوسی ایشن آف فری چرچز گلنگھم۔ ڈالٹن۔ سیکیولر سوسائٹی۔ پریس بی ٹیرین چرچ مارل بون ان کے علاوہ لیٹن سٹون۔ رولچ۔ الفورڈ۔ برسٹل۔ کیمبرج۔ نوکیسل آسلو۔ برلن کے شہروں میں بھی لیکچروں کا وقت مقرر ہو چکا ہے لیکن لیکچر ابھی دیئے نہیں گئے۔ مسٹر فیرنگ صاحب اور دو اور نومسلم عربی سیکھ رہے ہیں۔ اور اس غرض سے میری ہدایات کے ماتحت وہ اورینٹل سٹڈیز کے سکول کے لیکچروں میں شامل ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اپنے مفوضہ کام کی طرف وہ کماحقہ متوجہ نہیں ہو سکے۔ اگرچہ مجھے کامل امید ہے۔ کہ امتحانات سے فارغ ہو کر وہ اس کام کو بخوبی کرنے کے قابل ہو سکیں گے

تبلیغی سکرٹریوں کے لئے ہدایات

براعظم یورپ میں تبلیغ کیلئے میں نے مسٹر عزیز دین صاحب کو انچارج مقرر کر کے حسب ذیل ہدایات دیں۔

(۱) تمام یورپین ممالک کی ایک فہرست تیار کرنا (۲) ہر ملک کے متعلق قریباً ۲۰۰ صفحات کی کاپی بک رکھنا (۳) ہر کتاب میں طلباء، ٹیچروں، پروفیسروں، ایڈیٹران اخبار و رسائل۔ کلبوں اور سوسائیٹیوں کے عہدیداروں۔ گورنمنٹ کے اعلیٰ حکام تجار۔ شاہی خاندان۔ ممبران پارلیمنٹ۔ فیکٹریوں میں کام کرنے والوں مزدوروں زمینداروں اور کاشتکاروں۔ وکیلوں۔ ڈاکٹروں۔ ججوں۔ ریلوے پوسٹل۔ کسٹم آفیشل۔ بری۔ بحری۔ اور ہوائی فوج کے افسروں اور مختلف لوگوں کے ایڈریس نوٹ کرنے کے لئے چھ چھ صفحات مخصوص کرنا (۴) دیہات اور قصبات کے لوگوں کو تبلیغ کے لئے زیر نظر رکھنا۔ مندرجہ بالا باتوں کو بطور ضمیمہ ہر کتاب کے پہلے صفحہ پر درج کرنا۔ اور صفحات پر عنوان لکھ لینا۔ رپورٹ میں حسب ذیل تفصیلات درج ہونی چاہئیں۔ ایڈریسوں کا حاصل کرنا اور لکھنا تراجم۔ چھپائی ڈاک یا دیگر ذرائع سے تقسیم کردہ لٹریچر کی تفصیل اور حسابات وغیرہ

میں نے اہل ہالینڈ کے نام ایک خط لکھا تھا۔ جسے مسٹر عزیز دین صاحب نے ترجمہ کرایا۔ اور اپنے خرچ پر دو ہزار کی تعداد میں طبع کرا کے تقسیم کرایا۔ چونکہ وہ خرابی صحت کی بناء پر واپس ہندوستان چلے گئے اس لئے میں نے ان کا کام ان کے بیٹے کے سپرد کر دیا ہے۔ افسوس کہ عزیز الدین صاحب قادیان پہنچ کر فوت ہو گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ میں مسٹر ریگز سے بھی تعلقات رکھتا ہوں۔ جو جرمنی میں کام کریں۔ مسجد میں ہر اتوار کو لیکچر ہوتے ہیں جن کی غرض نہ صرف نومسلموں کی تربیت بلکہ لیکچر سننے کے لئے آنیوالوں کو تبلیغ بھی ہوتی ہے۔ نیز حسب ضرورت اپنے ممبروں کو لیکچروں کے لئے تیار کرنا

اتوار کے دن لیکچروں کا انتظام

مسٹر ایم۔ ایم احمد صاحب اتوار کے لیکچروں کے لئے بطور سکرٹری کام کرتے ہیں۔ اور ان کے لئے میری ہدایات حسب ذیل ہیں

(۱) لیکچر کے لئے مناسب پروگرام تیار کرنا اور اسے وقت پر شائع کر کے تقسیم کرنے کا انتظام کرنا (۲) لیکچر علمی لحاظ سے مفید اور پبلک مذاق کے مطابق ہونے چاہئیں۔ عنوانات مختصر اور جاذب نظر ہونے چاہئیں (۳) دہریہ۔ عیسائی۔ سپرچولسٹ۔ یہودی غیر احمدی سب زیر نظر رہیں۔ جماعت کے ممبروں کو ہر منڈی کے ساتھ لیکچر دینے پر آمادہ کیا جائے۔ تاکہ وہ نہ صرف یہ کہ اسلام کو سمجھنے کے قابل ہو سکیں۔ بلکہ تبلیغ بھی کر سکیں ؛

باہر سے آنے والے ممتاز لوگوں کو اتوار کے لیکچروں میں تقریر کرنے کے لئے آمادہ کرنا۔ تاکہ وہ سلسلہ میں دلچسپی لے سکیں اور ایسے لیکچروں کے متعلق مناسب رنگ میں اعلان کرنا۔ اور مقامی اخباروں میں جہاں تک فنڈز اجازت دیں اشتہارات شائع کرنا لوکل پریس کو ہر لیکچر کی رپورٹ ارسال کرنا۔ سامعین کے حلقہ کو وسیع کرنے کی کوشش کرنا۔ نئے آنیوالوں کا خاص طور پر خیال رکھنا۔ تلاوت قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں سے کوئی حصہ پڑھنے کا قبل از وقت انتظام کرنا۔ اور ہر تقریب کی رپورٹ تیار کر کے مجھے دینا ؛

لیکچروں کا پروگرام

اس وقت تک جو پروگرام مدنظر رکھا گیا۔ وہ حسب ذیل ہے

تاریخ	مضمون	لیکچرار
۱۲ نومبر ۳۳ء	چودھری ظفر اللہ خانصاحب کی الوداع	
۱۹ "	کیا مسیح ناصری کا مشن عالمگیر تھا	مسٹر نامر ہائیلے صاحب
۲۶ "	نجات دہندہ کون تھا؟	ڈاکٹر جے سلیمان صاحب آف سیاہ ڈھاکہ
۳ دسمبر	Transubstantiation.	مسز گوڈن
"	یسوع اور احمد۔	مسٹر عبدالسلام صاحب۔ بی۔ اے
۱۷ "	ایران کہاں ہے	مسٹر ایم علی صاحب
۲۴ "	سوشل	
۳۱ "	نئے عہد نامہ کی تاریخ	مسٹر ایچ کوئن صاحب
۱۴ جنوری ۳۴ء	حشر و نشر	مسز جے جنکس صاحبہ
۲۱ "	عیسائیت اور تلوار	مسٹر عمر بش صاحب
۲۵ "	تثلیث کی ابتداء	مسٹر خیر اللہ ولز صاحب
۴ فروری	انبیاء کی صداقت ازروئے بائیبل	مسٹر عبدالعزیز صاحب
" "	عیسائیت اور سائنس	مسز نارٹن عیسےٰ صاحبہ
۱۰ "	بائیبل کی رو سے حضرت احمدؑ سچے پیغمبر ہیں	مسز ٹرجیٹ رحیم صاحبہ
۲۵ "	دہریوں کے عقائد	مسٹر عبدالرحیم صاحب
۴ مارچ	یسوع مسیح خدا نہیں تھا	مس سلیمہ جنکس صاحبہ
" "	حیات بعد الموت کے متعلق یسوع کی تعلیم	مسز آر عمر جنکس صاحبہ
۱۰ "	کفارہ	مس سیدہ سمتھ صاحبہ
۲۵ "	بائیبل کی رو سے حضرت محمدؐ سچے نبی ہیں	مسز ٹرجیٹ رحیم صاحبہ
یکم اپریل	آمد ثانی کے معنی	مسٹر مبارک احمد فیولنگ صاحب
۸ "	آمد ثانی	مسز مبین شاہ صاحبہ
۱۵ "	محمدؐ بائیبل میں	مس سکینہ جنکس صاحبہ
۲۲ "	عیسائیت کی تعلیم ناقابل عمل ہے	مسز بلال نٹل صاحبہ
۲۹	کیا یسوع مسیح صلیب پر فوت ہوئے	مس لطیفہ جنکس صاحبہ

اگر سکرٹری صاحب کا ایک نازک اپریشن نہ کرانا پڑتا۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ وہ اپنے کام کو بہت وسیع کر سکتے۔

تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا افتتاح

یہاں یہ ذکر کر دینا بھی ضروری ہے۔ کہ جلسہ کی ابتداء تلاوت قرآن کریم سے کی جاتی ہے۔ جو لازماً کسی انگریز نومسلم سے کرائی جاتی ہے۔ اس کے بعد سلسلہ کی کسی کتاب سے کوئی اقتباس پڑھا جاتا ہے۔ احمدیت یا حقیقی اسلام ختم ہو چکی ہے۔ آئندہ سال کے لئے ارادہ ہے۔ کہ لیکچر سے قبل کوئی حدیث اور قرآن کریم کی کوئی آیت پڑھ کر انگریزی میں اس کی تشریح کا سلسلہ شروع کیا جائے اس وقت تک یہ لیکچر بہت مفید ثابت ہو چکے ہیں

نومسلمین کے لیکچر

ہماری جماعت کی مستورات اور لڑکیوں نے بہت تسلی بخش تقریریں کیں۔ جو مسلمان نہ ہونے کی صورت میں کبھی نہ کر سکتیں۔ لیکچراروں کو امداد دینے کی وجہ سے میرے کام میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے۔ مجھے اپنی جماعت کے قریباً تمام لیکچراروں کو لیکچروں کی تیاری میں مدد دینی پڑتی ہے۔ اور اس کے لئے مجھے بہت سی کتابوں کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے۔ پھر انہیں مضمون سمجھانا۔ اور اسے لکھنے میں ان کی مدد کرنی ہوتی ہے۔ کیونکہ ہمارے جلسوں میں غیر مذاہب کے لوگ بھی شامل ہوتے ہیں۔ اور ہم کوشش کرتے ہیں۔ کہ اسلامی تعلیم کی برتری ان کے ذہن نشین کی جا سکے۔ سامعین میں اہل علم لوگ بھی ہوتے ہیں۔ بعض اوقات قانون دان [illegible]

وہ بہت سا وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ عام طور پر ہر لیکچر کے بعد میری تقریر ۱۰ منٹ کی ہوتی ہے۔ اور موضوع کا خاص طور پر مطالعہ کئے بغیر اتنی لمبی تقریر کرنا ناممکن ہے (باقی)

ساڑھے ہزار قرضہ کی تحریک میں حصہ لینے والے اصحاب

میرے مضمون مندرجہ الفضل مجریہ ۱۳ مئی ۱۹۳۴ء میں ساڑھے ہزار قرضہ کی تحریک میں حصہ لینے والے احباب کے ناموں کی پہلی فہرست میرے دلی شکریہ کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔ اس کے بعد اب دوسری فہرست شائع کی جاتی ہے

خاکسار۔ فرزند علی عفی عنہ ناظر امور عامہ

مرزا فتح محمد صاحب بغداد
بابو شمس الدین صاحب لنڈی کوتل
اہلیہ صاحبہ " "
مرزا رشید احمد صاحب قادیان
شیخ عبد الحمید صاحب مالاکنڈ
بابو محمد عثمان صاحب راولپنڈی
مرزا محمد صادق صاحب "
چوہدری عزیز الدین صاحب "
قاضی محمد رشید صاحب "
مستری عبد القادر صاحب "
مستری محمد رفیق صاحب "
نواب اکبر یار جنگ صاحب بہادر حیدرآباد دکن
بابو محمد اسمٰعیل صاحب گوجرانوالہ
بابو عبد الواحد صاحب ٹھیکہ دار بھٹہ۔ قادیان
میر عبد الجلیل صاحب شیموگہ
سید بدار صاحب احمدی "
چوہدری فضل الٰہی صاحب کھاریاں ضلع گجرات
سید احمد شاہ صاحب "
خان بہادر محمد دلاور خان صاحب ٹانک
خان صاحب مولوی مبارک علی صاحب رنگپور بنگال
ڈاکٹر محمد انور صاحب موضع بہل ضلع میانوالی
چوہدری سردار محمد صاحب سکنہ دیخوان ضلع گورداسپور
منشی حاجی محمد صاحب پٹواری نہر داددکردنہ ضلع پشاور
سید غلام مصطفےٰ صاحب کاجرہ۔ ضلع مونگھیر
سیدہ رقیہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید غلام مصطفےٰ صاحب مونگھیر
ڈاکٹر عبد الکریم صاحب منٹگمری
بابو عبد العزیز صاحب " قلعہ فیروزپور
صوبیدار چوہدری نظام الدین صاحب ایبٹ آباد
شیخ عبد المجید صاحب کراچی
مولوی ابو الفضل صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ کراچی

سید ارشاد علی صاحب سٹیشن ماسٹر گنڈی خیل ضلع بنوں
چوہدری نذیر احمد صاحب حصار
سید سردار علی شاہ صاحب استرزئی کوہاٹ
میر افضل علی صاحب پشاور
منشی کریم بخش صاحب شملہ
حافظ عبد السلام صاحب "
غلام حیدر صاحب نئی دہلی۔ مولوی غلام نبی صاحب ٹیچر گوجرانوالہ
خان صاحب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب "
مرزا محمد شریف صاحب گوجرانوالہ
ڈاکٹر سید عبد الوحید صاحب۔ کرک ضلع کوہاٹ
منشی عبد الحی صاحب پٹواری چک ۲۸۱ ضلع لائلپور
آنریبل خان بہادر چوہدری محمد الدین صاحب جے پور
شیخ ظفر الحق خان صاحب ای۔ اے۔ سی ضلع فیروزپور
لفٹننٹ ملک نذیر احمد خان صاحب کوہاٹ
پیر اکبر علی صاحب ایڈووکیٹ فیروزپور۔ بابو محمد فاضل صاحب اوورسیر فیروزپور
محمد عبد الرحیم صاحب پچور حیدرآباد دکن۔ میر کریم اللہ صاحب سی کنز کیرہ
شیخ مسعود احمد صاحب سب ڈویژنل آفیسر فاضلکا ضلع فیروزپور
سید انعام اللہ شاہ صاحب ایڈیٹر اخبار دور جدید لاہور
بابو اکبر علی صاحب ہملٹن روڈ دہلی
بابو بشیر احمد صاحب اوورسیر کوٹلی کنجر ضلع گورداسپور
خانصاحب چوہدری نعمت اللہ صاحب برج انسپکٹر
مسمات غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ بابو محمد افضل صاحب گجرانوالہ
چوہدری نور الدین صاحب ذیلدار چک ۶۰ ضلع منٹگمری
بابو محمد عبد اللہ صاحب قلعہ میگزین کوئٹہ
خانصاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب و ڈاکٹر عبد الحمید صاحب و
مرزا اکبر بیگ صاحب کوئٹہ۔ چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے قادیان
راجہ علی محمد صاحب افسر مال۔ شیخوپورہ
پیر صلاح الدین صاحب پسر پیر اکبر علی صاحب۔ فیروزپور
بابو غلام محمد صاحب اختر اور ان کی اہلیہ صاحبہ لاہور
ڈاکٹر خیر الدین صاحب بڈھا گورایہ ضلع سیالکوٹ
ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب لاہور۔ ملک خدا بخش صاحب لاہور
اہلیہ صاحبہ میاں عزیز الحسن صاحب لاہور۔ ڈاکٹر سراج دین صاحب لاہور
ڈاکٹر عبد الحق صاحب بازار حکیماں لاہور
شیخ عبد المالک صاحب ریلوے اسٹیمپر امرتسر

منشی عبد العزیز صاحب پٹواری پنشنر۔ قادیان
بابو محمد رفیق صاحب آبادان۔ مرزا برکت علی صاحب آبادان
میاں عبد اللہ صاحب ٹیلر ماسٹر گوجرانوالہ
اہلیہ صاحبہ " " "
امۃ الرحمٰن صاحبہ دختر " " "
عبد القادر صاحب پسر " " "
عبد المجید صاحب " " "
امۃ العزیز صاحبہ دختر " " "
عبد الرشید صاحب پسر " " "
امۃ الحفیظ صاحبہ دختر " " "
خواجہ عبد الرحمٰن صاحب ہیڈ ماسٹر کھروڑ پکا ملتان
مکرم محمد حنیف صاحب پنشنر رتو چک ضلع گورداسپور
ڈاکٹر نور محمد صاحب موچی دروازہ لاہور
ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب مگاڈی۔ افریقہ
اہلیہ صاحبہ " " "
امۃ الرحیم صاحبہ دختر " " "
فقیر عبد اللہ صاحب پولیس انسپکٹر عدن
مولوی محمد عظیم الدین صاحب بی اے بریکٹ شاہ میمن سنگھ بنگال
مولوی رکن الدین صاحب حاجی وٹیاں۔ ڈاکٹر محمد صدیق صاحب برما
میاں محمد شفیع صاحب اوورسیر شب قدر نوشہرہ
مکرمہ مجیدہ بیگم صاحبہ دختر آنریبل خان بہادر چوہدری محمد الدین صاحب
خواجہ ظہور شاہ صاحب امرتسر۔ چوہدری عطا محمد صاحب نمبردار
قاضی محمد عبد اللہ صاحب بی اے بی ٹی قادیان
شیخ حبیب اللہ صاحب و اہلیہ صاحبہ محمرہ۔ ایران
چوہدری شیخ احمد صاحب شملہ۔ مکرمہ نور زینب صاحبہ قادیان
بابو عبد الغفور صاحب انسپکٹر چک سا نجھر تحصیل
ڈاکٹر لفٹننٹ محمد عطاء اللہ صاحب دہلی۔ میاں عبد اللہ خان صاحب قادیان
ڈاکٹر علی گوہر صاحب گورداسپور۔ بابو ممتاز علی صاحب لاہور
سید مسعود احمد شاہ صاحب جھنگ۔ صوفی علی محمد صاحب ہوریجانی
حافظ سخاوت علی صاحب شاہجہانپور۔ ماسٹر خیر الدین صاحب امرا
وتی
میاں روشن الدین صاحب زرگر منڈی چوہڑ شیخوپورہ
شیخ محمد خورشید خانصاحب دھرم کوٹ رندھاوا۔ گورداسپور
شیخ اللہ بخش صاحب پشاور۔ شیخ احمد اللہ صاحب سابق ہیڈ کلرک نوشہرہ
چوہدری لابھ دین صاحب چک نمبر ۱۶۶ نہر مراد
کپتان ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب چک نمبر ۶/۱۱ منٹگمری
جماعت احمدیہ امرتسر۔ بابو محمد یوسف صاحب لنڈی۔ افریقہ
میاں کریم بخش صاحب درزی برما۔ بابو نصیر احمد صاحب منٹگمری
اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد یوسف صاحب ڈسکہ
شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور قادیان

گوشوارہ کارگزاری جماعت ہائے انصار اللہ

بابت ماہ جنوری ۱۹۳۶ء

نمبر شمار	نام جماعت	حلقہ تبلیغ	تعداد انصار اللہ	تعداد تعلیمی اجتماع	تعداد افراد زیر تعلیم	تعداد پبلک جلسے یا مناظرہ	تعداد وفود	دیہات زیر تبلیغ	تعداد بیعت
۱	صالح نگر	یو-پی	۹	۱	۱۰۷	۱	۱	۵	۰
۲	لائل پور	پنجاب	۲۰	۳	۳۲	۰	۱	۱	۰
۳	کاٹھ گڑھ	"	۲۲	۱	۳۲	۰	۱	۴	۱
۴	ادرحمہ	"	۹	۱	۷	۳	۱	۳	۱
۵	انبالہ شہر	"	۱۳	۱	۰	۱	۱	۱	۰
۶	سیالکوٹ شہر	"	۴۷	۲	۳۴	۰	۱	۵	۵
۷	چوہڈیوالہ ضلع لائل پور		۳	۱	۱۲	۰	۱	۳	۱
۸	ونہیڑکا ضلع سیالکوٹ	"	۰	۰	ان گنت	۱	۰	۷	۰
۹	حیدرآباد	دکن	۱۸	۰	۰	۰	۱	۰	۰
۱۰	شاہدرہ	پنجاب	۱۱	۱	۳۳	۰	۱	۸	۱
۱۱	عزیز پور ڈوگری ضلع سیالکوٹ	"	۱۰	۰	۱۹۰	۱	۱	۶	۱
۱۲	سامانہ	پٹیالہ سٹیٹ	۱۹	۴	۸۰	۰	۰	۱۱	۲
۱۳	بنوں	سرحد	۶	۱	۷۳	۰	۰	۰	۰
۱۴	بڈھانوں	[illegible]	۰	۰	۵۰	۲	۰	۷	۰
۱۵	بھاکا بھٹیاں	پنجاب	۹	۲	۶۸	۰	۱	۳	۰
۱۶	وڈالہ ضلع امرتسر	"	۴	۱	۵۲	۰	۱	۲	۰
۱۷	آئینہ ضلع شیخوپورہ	"	۷	۱	۵۸	۰	۱	۳	۰
۱۸	اٹھوال	"	۳	۵	۰	۰	۱	۷	۰
۱۹	پنڈی بھٹیاں	"	۱	۱	۱۰۸	۰	۱	۹	۰
۲۰	پریم کوٹ	"	۱۰	۱	۱۱۵	۰	۱	۷	۰
۲۱	پیر کوٹ	"	۴	۱	۱۲	۰	۱	۵	۰
۲۲	تلونڈی راماں گورداسپور	"	۰	۰	۰	۰	۰	۴	۰
۲۳	جہلم	"	۱۳	۳	۰	۰	۳	۱	۰
۲۴	دہلی	"	۱۲	۲	۹۶	۱	۱	۱	۰
۲۵	ڈسکہ	"	۱۶	۶	۳۹	۰	۱	۶	۰
۲۶	سٹروعہ	"	۲۰	۴	۵۰۰	۱	۱	۱	۱
۲۷	شملہ	"	۹	۰	۲۴	۰	۱	۵	۰
۲۸	شاہجہان پور	یو-پی	۷	۱	۲۰	۰	۱	۳	۲
۲۹	مریع	پنجاب	۸	۰	۱۱	۱	۱	۵	۰
۳۰	فیروزوالہ	"	۴	۲	۱۵	۰	۱	۱	۰
۳۱	کریم پور	"	۹	۰	۱۲۰	۱	۱	۳	۱
۳۲	کریام ضلع جالندھر	"	۱۸	۴	۵۸	۳	۱	۱	۰
۳۳	گوجرانوالہ	"	۱۴	۰	۳۰	۰	۱	۱	۰
۳۴	مزنگ	"	۱۳	۱	۱۸	۱	۱	۱	۱
۳۵	سیانی (شاہ پور)	"	۳	۳	۲۵	۱	۱	۴	۰
۳۶	نابھہ	نابھہ سٹیٹ	۱۱	۱	۲۲۰	۰	۱	۱	۰
۳۷	نوزنگ سرائے ضلع بنوں	سرحد	۸	۲	۴۷	۰	۱	۱۰	۰
۳۸	للدون	کشمیر	۵	۰	۰	۰	۱	۰	۰
۳۹	حافظ آباد	پنجاب	۸	۱	۱۱	۰	۱	۴	۰
۴۰	کریال ضلع امرتسر	"	۴	۴	ان گنت	۵	۱	۹	۱
۴۱	مانسہرہ ضلع ہزارہ	سرحد	۰	۰	۳	۲	۱	۴	۳
۴۲	فتح پور ضلع گجرات	پنجاب	۴	۲	۲	۱	۱	۱	۳

ماہ فروری ۱۹۳۶ء

نمبر شمار	نام جماعت	حلقہ تبلیغ	تعداد انصار اللہ	تعداد تعلیمی اجتماع	تعداد افراد زیر تعلیم	تعداد پبلک جلسے یا مناظرہ	تعداد وفود	دیہات زیر تبلیغ	تعداد بیعت
۱	صالح نگر	یو-پی	۹	۱	۱۰۷	۱	۱	۵	۰
۲	لائل پور	۱۹	۳	۰	۷۱	۰	۱	۱	۰
۳	ادرحمہ ضلع شاہ پور	۹	۱	۰	۷	۳	۱	۸	۰
۴	سامانہ	پٹیالہ سٹیٹ	۱۹	۲	۷۵۱	۷	۲	۱۲	۲
۵	احمدی پور ضلع جہلم	پنجاب	۸	۱	۳۶۱	۳	۱	۷	۰
۶	بنوں	سرحد	۱۱	۰	۹۱۰	۰	۱	۰	۰
۷	بھاکا بھٹیاں	پنجاب	۹	۳	۵۷	۰	۱	۴	۰
۸	بھوماں وڈالہ امرتسر	"	۴	۲	۴۰	۰	۱	۳	۰
۹	آئینہ ضلع شیخوپورہ	"	۱	۱	۳۷	۱	۱	۴	۴
۱۰	اٹھوال	"	۳۴	۳	۱۰	۰	۱	۹	۰
۱۱	پٹیالہ	پٹیالہ سٹیٹ	۸	۴	۲۶	۰	۱	۵	۰
۱۲	پنڈی بھٹیاں گوجرانوالہ	پنجاب	۱	۰	۱۰۸	۰	۱	۱۲	۰
۱۳	پیر کوٹ	"	۴	۱	۱۲	۰	۱	۵	۰
۱۴	جہلم	"	۱۸	۴	۲۰	۰	۱	۳	۰
۱۵	دہلی	"	۱۱	۱	۸۰	۱	۱	۱	۰
۱۶	ڈسکہ	"	۱۴	۱	۳۹	۰	۱	۶	۰
۱۷	سٹروعہ ہوشیارپور	"	۳۰	۳	۵۰۰	۰	۱	۱۱	۶
۱۸	سرائے نوزنگ	"	۸	۲	۵۴	۰	۱	۱۵	۰
۱۹	سنور	"	۱۵	۱	۲۵۱	۰	۱	۳	۰
۲۰	سنگرور	"	۱۱	۴	۰	۰	۱	۱	۰
۲۱	مریع	"	۷	۳	۱۸	۰	۱	۷	۰
۲۲	فیروزوالہ	"	۵	۳	۷۰	۰	۱	۲	۰
۲۳	کریم پور	"	۹	۰	۱۲۰	۰	۱	۱	۱
۲۴	کریام (جالندھر)	"	۱۸	۴	۵۶	۲	۱	۹	۰
۲۵	کاٹھ گڑھ	"	۲۱	۰	۵۲	۱	۱	۱۱	۲
۲۶	موسیٰ والہ (سیالکوٹ)	"	۱۰	۱	۳۱	۲	۱	۲	۰
۲۷	ملتان	"	۲۳	۱	۰	۰	۱	۱	۰
۲۸	سیانی	"	۳	۴	۳۵	۰	۱	۴	۰
۲۹	نابھہ سٹیٹ	نابھہ	۱۱	۱	۴	۰	۱	۰	۰
۳۰	وزیرآباد	پنجاب	۷	۰	۱۵	۰	۱	۲	۰
۳۱	حافظ آباد	"	۸	۲	۱۹	۰	۱	۳	۰
۳۲	کریال ضلع امرتسر	"	۴	۴	ان گنت	۰	۱	۱۵	۱
۳۳	فتح پور ضلع گوجرات	"	۴	۲	۲	۰	۱	۱	۳ ۴

(۳۴) کلکتہ بنگال ۱۳-۴-۱۵۶-۷-۱-۲-۲ (۳۵) عزیز پور ضلع سیالکوٹ پنجاب ۰-۵-۲-۵۵۰-۲-۱-۸ ۰ - ۰ (۳۶) چوہدری والہ ضلع لائل پور پنجاب ۱۴-۱-۴۵-۲-۱-۲-۰ ۰

[illegible]

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کانگرس ورکنگ کمیٹی نے پٹنہ میں ۱۹ مئی کو طویل بحث کے بعد اپنے ایجنڈے کے سب سے اہم سوال متعلقہ داخلہ کونسل اور سوراجیہ پارٹی کا یہ فیصلہ کیا۔ کہ داخلہ کونسل کے پروگرام کی تکمیل کے لئے کانگرس کے اندر ہی ایک علیحدہ پارٹی بنانے کی ضرورت نہیں۔ ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے سامنے تجویز پیش کی گئی ہے کہ وہ ۱۲۵ اصحاب پر مشتمل ایک انتخابی بورڈ مقرر کرے جو کانگرس کی طرف سے انتخابات کی جنگ لڑے۔ اس انتخابی بورڈ کے لئے ممبران کی نامزدگیاں ڈاکٹر انصاری اور پنڈت مالویہ کریں گے۔ جنہیں اس سلسلہ میں مکمل اختیارات دیئے گئے۔

نتھیا گلی سے ۱۹ مئی کی اطلاع ہے۔ کہ مردان کے ایک ولولے پٹھان نے جو تین سال ہوئے عیسائی ہو گیا تھا۔ اور مشن ہسپتال میں مالی کا کام کرتا تھا۔ ہسپتال میں ایک نرس اور مشن ہسپتال کے ڈاکٹر کے خورد سال لڑکے کو قتل کر دیا دو دیگر نرسیں بھی سخت مجروح ہیں۔ قاتل بھاگ گیا ہے۔ جس کا سرگرمی سے تعاقب کیا جا رہا ہے۔ اس کی گرفتاری کے لئے ایک ہزار روپے کے انعام کا اعلان کیا گیا ہے۔

یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ بنگال کے پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ اور بردوان ڈویژن کے کمشنر کے درمیان اس غرض کے لئے گفت و شنید ہو رہی ہے۔ کہ میدنا پور میں ایک براڈ کاسٹنگ سٹیشن قائم کیا جائے۔ ڈھاکہ اور چٹاگانگ میں بھی ایسے ہی براڈ کاسٹنگ سٹیشن قائم کئے جائیں گے۔ یہ سکیم جس کا مقصد دہشت انگیزی کے خلاف پراپیگنڈا کرنا ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ آئندہ ستمبر سے قبل عملی صورت اختیار کر لے گی۔

کانفرنس تخفیف اسلحہ کے متعلق لندن کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ اگرچہ ایک واضح اور مکمل میثاق کی توقعات ختم ہو چکی ہیں۔ لیکن برطانیہ ارادہ کر چکا ہے۔ کہ یا تو اس قسم کے میثاق کا ایک خاکہ تیار کر لیا جائے۔ کہ کیمیائی طریقہ پر تیار کردہ گیسوں وغیرہ کو ہی استعمال کیا جائیگا۔ یا پھر جیسا کہ اخبار "ٹائمز" نے اشارہ کیا ہے۔ دول یورپ کے مابین ایک ایسا معاہدہ ہو جائے۔ جس کے رو سے فضا سے آسمانی سے گولہ باری خلاف آئین جنگ قرار دی جائے۔ اور بڑے بڑے جارحانہ اسلحہ منسوخ کر دیئے جائیں۔

سر شادی لال کی کوٹھی واقعہ مال روڈ کو لاہور سے ۲۰ مئی کی اطلاع کے مطابق لکشمی انشورنس کمپنی نے سات لاکھ پینسٹھ ہزار روپیہ میں خرید کر اس کا نام لکشمی انشورنس بینشن رکھ دیا ہے۔

والی یمن کے متعلق "ہلال" بمبئی رقمطراز ہے۔ کہ وہ یمن کا تاج و تخت اپنے بیٹے کے سپرد کر کے عرب سے کہیں باہر جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یا تو وہ ایران جائیں گے۔ یا بمبئی آئیں گے۔

ڈیرہ دون ریلوے سٹیشن پر ۱۹ مئی کی صبح کو ایک بکس جس میں کارتوس اور بارود بھرا ہوا تھا۔ لاری میں لادے جانے کے وقت زور کے دھماکے کے ساتھ پھٹ گیا۔ اور ایک قلی اور ڈرائیور سخت زخمی ہو گئے۔ لاری بھی تباہ ہو گئی کہا جاتا ہے کہ یہ بکس وزیا نگرم کی ایک پارٹی کی ملکیت ہے پولیس اس معاملہ میں تفتیش کر رہی ہے۔

حکومت پنجاب نے لاہور کی ایک اطلاع کے مطابق ایک ٹیکسٹ بک انکوائری کمیٹی مقرر کی ہے۔ جس کے یہ اغراض قرار دئے گئے ہیں کہ مدارس میں استعمال کئے جانے کے لئے کتابیں مقرر کرنے اور فراہم کرنے کے موجودہ طریق پر غور کیا جائے۔ بہترین کتب منتخب کی جائیں۔ کتابوں کے انتخاب میں غیر ضروری مداخلت اور کنویسنگ نہ کیا جائے۔ موجودہ کانٹریکٹ سسٹم کا جائزہ لیا جائے اور اس کے متعلق حکومت کو مشورہ دیا جائے۔ اس وقت سرکاری ملازموں کی طرف سے ٹیکسٹ بکوں کی تصنیف کے متعلق جو قواعد مقرر ہیں ان پر غور و خوض کرنے کے لئے حکومت سے سفارش کی جائے۔ اس کمیٹی کے صدر ڈائرکٹر محکمہ تعلیم اور ارکان چوہدری ظفر اللہ خان نواب احمد یار خان دولتانہ۔ شیخ محمد صادق۔ رائے بہادر چوہدری چھوٹو رام۔ پنڈت نانک چند۔ سردار بہادر بوٹا سنگھ اور سید بہادر ہوں گے۔

حکومت سرحد کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ سرخپوش قیدیوں کو قبل از تکمیل سزا رہا کر دینے کے متعلق حکومت نے جو پالیسی اختیار کی ہے۔ اس کے مطابق ماہ اپریل میں ۴۸ قیدی رہا کئے گئے۔

کلکتہ میں ۱۸ اپریل کو پُر زور آندھی آئی جس کی رفتار فی گھنٹہ ۷۲ میل تھی۔ دریائے ہگلی میں ایک درجن کشتیاں جن میں دھان۔ چاول اینٹیں اور لکڑیاں لدی ہوئی تھیں غرق ہو گئیں۔ تار اور ٹیلی فون کے تاروں کو بھی بہت نقصان پہنچا۔

بلگیریا کے انقلاب کے متعلق مزید تفاصیل سے معلوم ہوا ہے۔ کہ انقلاب بالکل اچانک ہوا۔ اور اس کے لئے خون کا ایک قطرہ بہانے کی بھی ضرورت نہ محسوس ہوئی۔ پرانے وزراء کو بذریعہ ٹیلی فون برخاست کر دیا گیا۔ اور براڈ کاسٹنگ سٹیشنوں پر قبضہ کر کے وہاں افسروں کو مجبور کیا گیا کہ وہ قومی گیت براڈ کاسٹ کریں۔

جموں سے ۱۹ مئی کی اطلاع کے مطابق گورنمنٹ کشمیر نے حدود ریاست میں بنائے جانے والی تمام دیا سلائیوں پر اکسائز ڈیوٹی لگا دی ہے۔ آئندہ کوئی ماچس منوفیکچر فیکٹری بلا اکسائز ڈیوٹی ادا کئے دیا سلائیاں فروخت کرنے کی مجاز نہ ہوگی

بھائی پرمانند جی نے ۱ مئی کو لاہور میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے فیصلوں پر اظہار خیالات کرتے ہوئے کہا۔ کہ جہاں تک میں سمجھ سکتا ہوں۔ کانگرس اور اس کے لیڈروں کی پالیسی اور طریق کار ملک کے لئے انتہائی تباہ کن ثابت ہوا ہے۔ اور خصوصاً ہندوؤں کو تو اس نے تباہ کر دیا ہے۔

موگہ سے ۲۱ مئی کی اطلاع ہے۔ کہ ۲۰ مئی ۷ بجے شام ایک شخص جگیرا جو نہایت خوفناک ڈاکو ہے۔ ۲۶ ڈاکوؤں کے ہمراہ فرید کوٹ جیل سے فرار ہو گیا۔ اور جاتے ہوئے ڈیوٹی اور میگزین سنتری کو قتل کر کے ۱۹ رائفلیں اور ۹۵۰ کارتوس لے گیا۔ موگہ پولیس تلاش میں مصروف ہے۔

پال گھاٹ سے ۲۱ مئی کی اطلاع ہے۔ کہ شرادپور کے ایک گوپڑا کے ایک غیر مستعمل کوئیں میں انیس برس کی ایک عورت کو مردہ پایا گیا۔ اس کے گلے میں رسی پڑی ہوئی کہا جاتا ہے کہ ایک بچہ کی چیخ و پکار نے ایک مسافر کو متوجہ کر لیا۔ اس نے کنوئیں میں اتر کر دیکھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ایک نوجوان عورت کی نعش پڑی ہے۔ اور بچہ اس کا دودھ پی رہا ہے بچے کو زندہ باہر نکال لیا گیا۔ اور پولیس کو اطلاع دی گئی۔

حادثہ سلطان پور کی تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے شہادت دیتے ہوئے ۱۸ مئی کو ایک شخص بشیر الدین نے کہا کہ اس روز قریباً چار سو سکھ اور چار سو مہاجروں کے آدمی لاٹھیوں اور کرپانوں سے مسلح تھے۔ کپتان عزیز احمد صاحب نے کہا کہ لاٹھیوں کے علاوہ رائفلیں بھی چلائی گئیں۔

کانگرسیوں نے پٹنہ سے ۲۰ مئی کی اطلاع کے مطابق پارلیمنٹری بورڈ کے ارکان منتخب کر کے ان کے ناموں کا اعلان کر دیا ہے۔ پارلیمنٹری بورڈ کی سب کمیٹی بھی مقرر کی گئی ہے۔ ایک اور کمیٹی کی تشکیل بھی عمل میں لائی جائے گی۔ جس کا کام یہ ہوگا۔ کہ وہ قواعد و ضوابط اور پروگرام تیار کرے پارلیمنٹری بورڈ کا آئندہ اجلاس کلکتہ میں ماہ جون کی پندرہ کو منعقد کیا جائے گا۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی